خلاصہ

سورہ فاتحہ مکمل

و

سورہ بقرہ

آیت نمبر ۱ تا ۲۹

تالیف

شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر مدارس البرکات

برکاتی فاؤنڈیشن (ٹرسٹ) پاکستان

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

جہاں اسلامی و عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء و طالبات

شعبہ حفظ: 150 | شعبہ ناظرہ: 386

شعبہ درسِ نظامی: 150 | شعبہ تجوید: 14

اور انہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

اسٹاف Male/Female

شعبہ حفظ و ناظرہ 21 اساتذہ | شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج و کمپیوٹر 21 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی و تجوید 20 اساتذہ | باورچی 3 خادم 6 چوکیدار 2

کُل طلباء و طالبات کم و بیش 700 اور مکمل اسٹاف 72 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گئو گلی میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail

Account Title: M.arshad and Shahzad Branch code: 15
A/c Number: 6-01-15-20301-714-212608
Bank: habibmetro Branch: Jodia bazar

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء و طالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

خلاصہ

سورہ فاتحہ مکمل

و

سورہ بقرہ

آیت نمبر

۱ تا ۲۹

تالیف

شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزر: زاہد حسین سہروردی

www.waseemziyai.com

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کا نام: خلاصہ سورہ فاتحہ مکمل و سورہ بقرہ آیات نمبر ۱۰ تا ۲۹

مصنف: شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزر: زاہد حسین سہروردی

پروف ریڈنگ: حضرت علامہ محمد نثار احمد قادری

پروف ریڈنگ: حضرت علامہ محمد عمران ضیائی

تعداد: 500

ملنے کا پتہ: مکتبہ برکات مدینہ جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد

فون نمبر: محمد اشرف قادری: 03352251682

www.waseemziyai.com

القرآن الكريم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

www.waseemziyai.com

فہرست

		صفحہ نمبر
	پیش لفظ	04
درس نمبر ۱	فضائلِ قرآن	06
درس نمبر ۲	سورہ فاتحہ کا آغاز	11
درس نمبر ۳	تَعَوُّذ	14
درس نمبر ۴	تَسْمِیَہ	16
درس نمبر ۵	سورہ فاتحہ آیت نمبر ۱	18
درس نمبر ۶	سورہ فاتحہ آیت نمبر ۲، ۳	21
درس نمبر ۷	سورہ فاتحہ آیت نمبر ۴ (پہلا حصہ)	24
درس نمبر ۸	سورہ فاتحہ آیت نمبر ۴ (دوسرا حصہ)	27
درس نمبر ۹	سورہ فاتحہ آیت نمبر ۵، ۶، ۷	31
درس نمبر ۱۰	اِخْتِتَامِیہ سورہ فاتحہ	34
درس نمبر ۱۱	فضائلِ سورہ بقرہ	38
درس نمبر ۱۲	سورہ بقرہ آیت نمبر ۱	40
درس نمبر ۱۳	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲ (پہلا حصہ)	43
درس نمبر ۱۴	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲ (دوسرا حصہ)	46

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

درس نمبر ۱۵	سورہ بقرہ آیت نمبر ۳ (پہلا حصہ)	49
درس نمبر ۱۶	سورہ بقرہ آیت نمبر ۳ (دوسرا حصہ)	54
درس نمبر ۱۷	سورہ بقرہ آیت نمبر ۳ (تیسرا حصہ)	59
درس نمبر ۱۸	سورہ بقرہ آیت نمبر ۴ (پہلا حصہ)	62
درس نمبر ۱۹	سورہ بقرہ آیت نمبر ۴ (دوسرا حصہ) آیت نمبر ۵	65
درس نمبر ۲۰	سورہ بقرہ آیت نمبر ۶	68
درس نمبر ۲۱	سورہ بقرہ آیت نمبر ۷	72
درس نمبر ۲۲	سورہ بقرہ آیت نمبر ۸	75
درس نمبر ۲۳	سورہ بقرہ آیت نمبر ۹، ۱۰	79
درس نمبر ۲۴	سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۱، ۱۲	83
درس نمبر ۲۵	سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۳	87
درس نمبر ۲۶	سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۴، ۱۵	91
درس نمبر ۲۷	سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸	96
درس نمبر ۲۸	سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹، ۲۰	100
درس نمبر ۲۹	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۱، ۲۲	105
درس نمبر ۳۰	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۳، ۲۴	110

درس نمبر ۳۱	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۵	115
درس نمبر ۳۲	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۶	121
درس نمبر ۳۳	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۷	127
درس نمبر ۳۴	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۸	132
درس نمبر ۳۵	سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۹	136

www.waseemziyai.com

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خالقِ کائنات نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ان کی حقیقی کامیابی و کامرانی کے لئے جو صحیفہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ منیر پر نازل فرمایا اُسے ہم قرآنِ مجید کے نام سے جانتے ہیں، جس میں علم و معرفت کا سمندر موجزن ہے، جس میں نور و ہدایت کا پیغام موجود ہے، جس کا حسن و جمال قلب و نگاہ کو یکساں متاثر کر رہا ہے، جس کی تجلیات سے دونوں جہاں جگمگا رہے ہیں، جس کا فیض ہر پیاسے کو سیراب کر رہا ہے، جس کا پیغامِ حق عقل و خرد اور قلب و روح کو روشن کر رہا ہے جس کی تعلیم نے انسان کو خود شناس اور خدا شناس بنا دیا ہے یہ وہ کتابِ مقدّس ہے جو علم و حکمت اور نور و ہدایت کا بَحرِ بیکراں ہے جو لوگوں کیلئے بیان اور پرہیز گاروں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے جیسا کہ ربِ جلیل ارشاد فرماتا ہے:

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًی وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ (سورہ آل عمران ۱۳۸) بندہ ناچیز نے اس آیت وعنوان کو فوکس کرتے ہوئے اپنے درس قرآن کا آغاز کیا جس میں حتی المقدور سہل انداز میں قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید کے معانی اور مفاہیم سمجھانے کی کوشش کی، اور اسی کاوش کو ضبط تحریر میں لاکر "پہلا حصہ" جو

www.waseemziyai.com

''سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے پہلے تین رکوع'' جو کہ ۳۵ دُرُوس پر مشتمل ہے اہلِ اسلام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور قارئین کو صحیح معنیٰ میں قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان دُرُوسِ قرآن کے صدقے مجھے، میرے والدین اور تمام اساتذہ کرام کے لئے ذریعہ بخشش بنائے۔ اٰمین یارب العالمین۔

نوٹ:۔ اہلِ علم حضرات سے گزارش ہے کہ اگر میری کسی غلطی پر مطلع ہوں تو ضرور آگاہ کریں۔

خادمِ علماءِ اہلسنت محمد وسیم ضیائی

26مارچ2022ء بمطابق ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ا

فضائلِ قرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

محترم مرد و خواتین

قرآنِ مجید و فرقانِ حمید خالقِ کائنات کی طرف سے نازل ہونے والی لاریب کتاب ہے۔ انسان کی کیا مجال کہ اُس کی خوبیاں اور فضائل حدِ شمار میں لاسکے مختصر یہ کہ جس طرح خالقِ کائنات اپنی ذات اور تمام صفات میں لاشریک اور لاثانی ہے اسی طرح اُس کا کلام بھی اپنے تمام تر فضائل اور کمالات واوصاف میں بے مثل و بے مثال ہے۔ جانِ عالم محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فَضْلُ کَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ: یعنی اللہ تعالی کے کلام کو تمام کلاموں پر ویسی فضیلت حاصل ہے جیسی اللہ کو اپنی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ خالقِ کائنات قرآنِ عظیم کی شان میں خود ارشاد فرماتا ہے: وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ (سورہ النحل آیت ۸۹)

www.waseemziyai.com

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: وَلَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْن ترجمہ: اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔(سورہ انعام آیت ۵۹) اس مفہوم کی متعدد آیات قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید میں موجود ہیں جن سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں و واضح ہو جاتی ہے کہ کائنات میں ایسی کوئی شی نہیں جسکا کسی اعتبار سے قرآن کریم میں تذکرہ نہ ہو۔ گویا قرآنِ عظیم ازل سے ابد تک جمیع مَا کَانَ (جو کچھ ہو چکا) اور مَا یَکُون (جو کچھ ہو گا) کا اِحاطہ کیئے ہوئے ہے۔ اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھانے والا خود اللہ تعالی کی ذاتِ مقدّس ہے۔ ربِ جلیل نے ارشاد فرمایا: اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ یعنی رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا (سورہ رحمٰن آیت ۱،۲) گویا خالقِ کائنات نے جمیع مَا کَانَ وَمَا یَکُون کا علم اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرما دیا۔

محترم مرد و خواتین

بھلا وہ کلام جو اپنے الفاظ و معانی، فصاحت و بلاغت، حلاوت و مٹھاس، جامعیت و آفاقیت اور اثر انگیزی میں اس عظمتِ شان کا حامل ہو کہ ہر دور کے منکرین کو چیلنج دے رہا ہو۔ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ: یعنی تم اِس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو(سورہ بقرہ ۲۳)

www.waseemziyai.com

پھر کون ہے جو اس کے حقیقی کمالات واوصاف بیان کر سکے؟ فضائلِ قرآن میں رحمتِ عالم ﷺ کے مُتعدّد فرامین کتب احادیث کے اندر موجود ہیں جن میں سے کچھ فرامین آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے (بخاری شریف حدیث نمبر ۵۰۲۷) اور ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم مسجد میں قرآن کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں اس کا دور کرتی ہے تو اُن پر راحت وسکون نازل ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ (مسلم شریف حدیث نمبر ۲۶۹۹)

حضرت سیدنا ابو ذَرّ غِفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے نصیحت کیجئے! تو جانِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقویٰ اختیار کر یہی تمام امور کی اصل ہے۔ پھر میں نے عرض کی کچھ اور نصیحت فرمائیں تو فرمایا: قرآنِ عظیم کی تلاوت اپنے اوپر لازم کر لیں اس لیے کہ زمین میں تمہارے لیے نور وروشنی ہے اور آسمان میں تمہارے لیے جمع شدہ خزانہ ہے۔ (صحیح ابن حبان) رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کیا کرو بیشک یہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کے لیے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کریگا۔ (مسلم شریف حدیث نمبر ۸۰۴)

www.waseemziyai.com

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآنی تعلیمات کے ماہر حضرات اُن فرشتوں کے ساتھ ہونگے جو محترم اہم فرائض سرانجام دینے والے ہیں۔ (الترغیب والترہیب)

جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اَفْضَلُ عِبَادَةِ اُمَّتِیْ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰن** میری امت کی افضل ترین عبادت قرآن کریم کی تلاوت ہے۔ (احیاء العلوم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل زنگ آلود ہو جاتا ہے جیسے پانی لگ جانے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل کے زنگ کو کیسے دور کیا جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **کَثْرَةُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ** کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرنے اور تلاوت قرآن سے (مشکوٰۃ شریف) حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب آدمی قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے۔ (احیاء العلوم)

میں آپ کو دعوتِ فکر دینا چاہتا ہوں یہ تو بتائیں! کون ہے جو عاملِ قرآن تو ہو مگر خالق کائنات نے اسے اپنی خصوصی انعامات سے نوازا نہ ہو

- کون ہے جس نے اس بحرِ ذخّار میں غوّاصی کی ہو مگر اُس کا دامنِ لال و گوہر سے نہ بھرا ہو۔
- کون ہے جس کا سینہ مسکنِ آیاتِ قرآنیہ ہو اور ذہن اُن میں تدَبُّر کُناں

ہو مگر وہ تجلیات ربانی کا مرکز نہ ہو۔

کون ہے جس کا مسیحا قرآن ہو مگر وہ شفایاب نہ ہو۔

کون ہے جس کا ہادی و رہبر قرآن ہو، مگر وہ صراطِ مستقیم پر گامزن نہ ہو۔

کون ہے جس کا شفیع قرآن ہو مگر وہ جنت کی بہاروں کا مستحق نہ بنے۔

کون سا وہ گھر ہے جس میں تلاوت قرآن تو ہو مگر وہاں رحمت کے فرشتے نہ اتریں۔

کون سا وہ معاشرہ ہے جس میں دستورِ قرآن رائج تو ہو مگر وہ امن وامان اور سکون و راحت کا گہوارہ نہ ہو۔ بس! جس کا تعلق قرآن وسنت سے مستحکم ہو جائے تو اسے گوہرِ مقصود حاصل ہو جائے گا۔

اے میرے مولا! ہم تمام مسلمانوں کو قرآنِ عظیم وفرقانِ حمید سمجھنے سمجھانے قلب وجگر میں بسانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲

سورہ فاتحہ کا آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

محترم مرد و خواتین

آج کے درس میں قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید کی پہلی سورت کا آغاز کیا جارہا ہے جس کا نام سورۂ فاتحہ ہے۔ اِس سورت میں ایک رکوع سات آیتیں ستائیس کلمے اور ایک سو چالیس حروف ہیں یہ وہ مختصر لیکن حقائق اور معانی سے لبریز دل نشیں و دل آویز جلیل القدر سورت ہے جس سے اِس مقدس آسمانی کتاب کا آغاز ہوتا ہے اس لئے اسے فاتحۃ الکتاب (یعنی کتاب کی ابتداء کرنے والی) کہتے ہیں۔ سورہ فاتحہ کو قرآنِ کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں، اوّل یہ کہ قرآن اسی سے شروع ہوتا ہے، نماز میں تلاوتِ قرآن کا آغاز بھی اسی سے ہوتا ہے اور نزول کے اعتبار سے بھی سب سے پہلی سورت جو مکمل طور پر نازل ہوئی یہی سورت ہے اگرچہ سورہ اقرأ، سورہ مزمل اور سورہ مدثر کی چند آیات ضرور اس سے پہلے نازل ہوچکی تھیں مگر مکمل سورت سب سے پہلے فاتحہ ہی نازل ہوئی

www.waseemziyai.com

ہے۔ یہ سورہ مبارکہ مکی ہے بقول بعض ائمہ تفاسیر یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی ایک مرتبہ مکۃ المکرمہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ طیبہ میں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے سلام پیش کرنے کے بعد بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں کیئے گئے جن میں ایک سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ اس سورت کو سورۃ الشفاء بھی کہا جاتا ہے کیونکہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دورانِ سفر ایک قبیلے کے قریب خیمے لگا کر ٹھہر گئے اس قبیلہ سے ایک خادمہ آکر کہنے لگی کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ تو ایک شخص نے سردار کے پاس جا کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ سردار ٹھیک ہو گیا۔

محترم مرد و خواتین

تلاوتِ سورہ فاتحہ کی برکت اپنی جگہ پر ہے لیکن اِن برکتوں کا اظہار اُس زبان سے ہوتا ہے جو اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہو جیسے حضرت سیدنا بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ نے قرآن کی سورت پڑھ کر انڈے پر دم کیا تو وہ سونے کا بن گیا۔ کسی مرید نے اس وظیفہ کو سنا تو وہ بھی انڈا سامنے رکھ قرآن پڑھ کر دم کرتا رہا لیکن

www.waseemziyai.com

اب کی بار انڈا سونا نہیں بنا بابا فرید کی بارگاہ میں پہنچا اور عرض کی بابا فرید نے ارشاد فرمایا وظیفہ تو برحق ہے لیکن تاثیر کے اثر انداز ہونے کے لئے بابا فرید جیسی زبان چاہئے جس کا مطلب یہ ہوا کہ بے عمل اور با عمل کے دم کرنے میں فرق ہے۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرو ان کی برکت سے موت کے سوا ہر آفت و بلاء سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

محترم مرد و خواتین

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے امام کے لئے فرض نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں اور منفرد یعنی وہ شخص جو علیحدہ بغیر جماعت کے نماز پڑھتا ہے اُس کے لئے نفل، سنت، واجب کی ہر رکعت میں اور فرض کی پہلی اور دوسری رکعت میں ہاں اگر مقتدی ہے یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اب سورۂ فاتحہ نہیں پڑھے گا بلکہ یہاں قرأت سننے کا حکم ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:
وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۂ اعراف آیت ۲۰) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔
رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

اے میرے مولا! تمام ناظرین و سامعین کو قرآن کے نور سے منور فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۳

تَعَوُّذ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اَعُوْذُ	بِاللّٰہِ	مِنَ	الشَّیْطٰنِ	الرَّجِیْمِ
میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	سے	شیطان	مردود
میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں				

محترم مرد و خواتین

اللہ رب العزت قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جب تم قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید پڑھنے کا ارادہ کرو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (سورہ نمل آیات ۹۸) تو اللہ رب العزت کی پناہ طلب کرلو شیطان مردود سے۔ مذکورہ آیت کی روشنی میں علماء و مشائخ نے لکھا جب تلاوتِ قرآن کا آغاز کرنے کا ارادہ ہو تو اَعُوْذُ پڑھنا سنت ہے اسی طرح امام جب امامت

www.waseemziyai.com

کر رہا ہو تو ثناء کے بعد تسمیہ سے پہلے آہستہ اعوذ پڑھنا سنت ہے اور منفرد یعنی وہ شخص جو تنہا بغیر جماعت کے نماز پڑھتا ہے، اس کے لیے بھی آہستہ اعوذ پڑھنا سنت ہے۔ یہاں یہ پیغام بھی پوشیدہ ہے کہ ہمارا مقابلہ ایسے طاقتور سے ہے جو ہمارے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور وہ شیطان ہے رب جلیل نے ارشاد فرمایا: **اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ**: (سورہ بقرہ آیت ۲۰۸) بے شک شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے جب کہ ہمارے متعلق قرآن میں یہ ارشاد بھی موجود ہے: **خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا** (سورہ نساء آیت ۲۸) کہ انسان کو کمزور پیدا کیا گیا۔ اب کمزور کا طاقتور سے مقابلہ ہے تو وہی جیت سکتا ہے جسے اللہ رب العزت کی مدد اور تائید حاصل ہو۔

جب بندہ خدا کی پناہ میں آجاتا ہے تو اُس کی تائید سے انسان کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ عہدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک شخص پر سخت قسم کا غصہ غالب آ گیا تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص **تَعَوُّذْ** پڑھ لے تو اسکی یہ حالت دور ہو جائے گی معلوم ہوا **تَعَوُّذْ** میں غصہ کا علاج ہے ایک اور مقام پر رحمتِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص روزانہ دس بار **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** پڑھ لیا کرے تو حقِ تعالی ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اسے شیطان سے محفوظ کر دیتا ہے۔

اے میرے مولا! ہم کو شیطان کے شر سے محفوظ فرما اور قرآن کے نور سے ہمارے دلوں کو منور فرما کر درسِ قرآن کے سننے پر استقامت عطا فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۴

تَسْمِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے	بہت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

محترم مرد و خواتین

کفار اپنے ہر کام کو اپنے بتوں کے نام سے شروع کرتے تھے ان کے بڑے بُتوں کے نام اللات، عُزّیٰ، منات، نائلۃ ہیں تو وہ اپنے گمان میں حصول برکت کے لئے کہتے بسم اللات، بسم العُزّیٰ، بسم منات، بسم نائلۃ تو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو یہ تعلیم دی کہ تم اپنے ہر جائز کام کی ابتدا میرے نام سے کرو تاکہ تمہیں میرے نام کی برکت اور مدد حاصل ہو جائے۔ اسلامی معاشرے میں بسم اللہ شریف کو بہت اہم مقام حاصل ہے ہمیں ہمارے ہادی و مرشد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سبق دیا کہ ہر

www.waseemziyai.com

اچھے کام کا آغاز بسم اللہ سے کرو بلکہ یہاں تک فرمایا دروازہ بند کرو چراغ بجھاؤ یا اپنے برتن کو ڈھانپو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لیا کرو مقصد یہ ہے کہ ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا کرتے وقت مسلمان اپنے کارسازِ حقیقی کا نام لینے کا عادی ہو جائے تاکہ اسکی برکت سے مشکلیں آسان ہوں یہاں تک رحمتِ عالم ﷺ نے فرمادیا: جس کام کی ابتداء بسم اللہ سے نہ کی گئی تو وہ کام ادھورا رہ جاتا ہے حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں شکایت کی کہ جب سے مشرف بہ اسلام ہوا ہوں جسم میں درد رہتا ہے تو جانِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں درد ہو وہاں ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو اور سات بار یہ جملہ کہو اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔ تو وہ صحابی شفایاب ہو گئے۔

بسم اللہ شریف میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے تین اسماء مذکور ہیں۔

(۱) اسم جلالت اللّٰہ جو اُسکا ذاتی نام ہے اور بعض علماء نے اسے اسمِ اعظم بھی قرار دیا

(۲) رَحْمٰن (۳) رَحِیْم یہ دونوں صفاتی نام ہیں۔

محترم مرد وخواتین:

سورۃ کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے یہ پوری آیت ہے اور جو سورہ نمل کی آیت نمبر ۳۰ میں ہے وہ اُس آیت کا حصہ ہے

اے میرے مولا! ہمیں ہر اچھے کام کی ابتداء بسم اللہ سے کرنے کی توفیق عطا فرما۔ امین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۵

سورہ فاتحہ آیت نمبر ا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ
تمام خوبیاں	اللہ کے لئے	پالنے والا	سارے جہان والوں کو

سب خوبیاں اللہ کے لئے جو سارے جہان والوں کو پالنے والا ہے

محترم مرد و خواتین

پہلی آیتِ کریمہ کو سمجھنے کے لئے ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں پہلا حصہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جس کا معنیٰ تمام تعریفیں و خوبیاں اللہ کے لئے ہیں اور شکر ادا کرنے کا یہی انداز بہترین ہے کیونکہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حمد شکر کی اصل ہے جس بندے نے اللہ کی حمد نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا، یہی وجہ ہے کھانا کھانے کے بعد کی دعا ہو یا حصولِ نعمت پر کوئی اور دعاء ہو سب کے اندر

www.waseemziyai.com

حمد کا تذکرہ ہے۔ مزید یہ ذہن نشین کروانا چاہتا ہوں کہ جب آپ سے کوئی شخص پوچھتا ہے کہ آپ کیسے ہیں تو عربی میں انا بخیر انگلش میں I am fine کہتے ہیں۔ یہ اندازِ جواب بھی درست ہے مگر اس سے بہتر انداز جواب میں الحمد للّٰہ کہنا ہے جس کا معنٰی تو یہ ہو گا کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ لیکن وہ اس بات کا بھی اظہار کر رہا ہے کہ اللہ کا شکر ہے اور اللہ رب العزت قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ یعنی اگر تم میری نعمت پر شکر ادا کرو گے تو میں تمہارے لئے مزید اضافہ کر دوں گا یا پھر آپ یہ انداز اختیاز کریں الحمد للّٰہ انا بخیر یا الحمد للّٰہ I am fine یہ انداز بھی بہتر لگتا ہے۔

محترم مرد و خواتین

مذکورہ کلمات (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کو جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل دعا بھی قرار دیا بلکہ ایک مقام پر ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے اور وہ نعمت ملنے پر الحمد للہ کہتا ہے تو یہ "حمد" اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دی گئی نعمت سے زیادہ افضل ہے۔

دوسرا حصہ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے: جس کا مطلب ہے عالم امکان کے جتنے بھی جہان ہیں تمام کا پالن ہار اللہ ہے حضرت سیدنا وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا فرمائے۔ جیسے عالم ارواح، عالم اجسام، عالم جنات،

www.waseemziyai.com

عالم ملائکہ، عالم برزخ وغیرہ جس عالم میں ہم رہتے ہیں یہ تو سب سے چھوٹا عالم ہے میرا رب وہ ہے جو تمام عالم امکان میں ہر ایک کو پال رہا ہے۔

اے میرے مولا! ہمیں قرآن کریم پڑھنے، پڑھ کر سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۶

سورہ فاتحہ آیت نمبر ۲، ۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۲) مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ (۳)

الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مٰلِكِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ
بہت مہربان	رحمت والا	مالک	دِن	جزاء

بہت مہربان رحمت والا جزاء کے دن کا مالک

محترم مرد و خواتین

اللہ رب العزت نے حمد اور ربوبیت کے ذکر کے بعد سورۂ فاتحہ کی دوسری آیت میں اپنے دو صفاتی ناموں کو ذکر کیا رحمٰن اور رحیم دونوں کا ماخذ رحمت ہے یعنی رحمٰن اور رحیم لفظِ رحمت سے بنے ہیں اور رحمتِ الٰہی سے مراد اُس کا وہ انعام و اکرام ہے جس سے وہ اپنی مخلوق کو سرفراز فرماتا رہتا ہے۔ وجود، زندگی، سانس، علم، حکمت، قوت، عزت، ایمان اور نیک عمل کی توفیق سب اسکی رحمت کے مظاہر ہیں

www.waseemziyai.com

کبھی آپ نے غور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ مقدس کی پہلی سورت میں حمد اور ربوبیت کے بعد جن صفات کا ذکر کیا وہ رحمانیت و رحیمیت ہے جب کہ قہار و جبّار بھی وہی ہے یہ اس لئے کہ بندے کا جو تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اس کا دارومدار در حقیقت رحمت اور محبت پر ہے جس سے انسان کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں اور چھپی ہوئی توانائیاں آشکار ہوتی ہیں اب آپ کہیں گے کہ پھر رحمن اور رحیم میں فرق کیا رہا میں اسے بھی آپ کے سامنے واضح کر دیتا ہوں عربی زبان کا قانون ہے "زِيَادَةُ اللَّفْظِ تَدُلُّ عَلٰى زِيَادَةِ الْمَعْنٰى" یعنی لفظ کی زیادتی معنیٰ کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے اگر آپ غور کریں گے تو رحیم کی بنسبت رحمن میں حروف زیادہ ہیں اسی لئے ائمہ تفاسیر کہتے ہیں کہ رحمن کا معنیٰ سب پر عام رحمت فرمانے والا۔ جیسے پانی، ہوا، صحت، بارش، سانس، دولت، حسن وجمال اور سورج کی روشنی یہ خدا کی وہ نعمتیں ہیں جو ہر ایک انسان کو حاصل ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ سب رحمانیت کی جلوہ گری ہے اور رحیم کا معنیٰ خاص خاص پر خاص رحمت فرمانے والا۔ ایمان، ولایت، عبادت کرنے کی توفیق اور اخروی نعمتیں ہر ایک کو حاصل نہیں بلکہ خاص خاص کو عطا کی جاتی ہیں یہ سب صفتِ رحیمیت کی جلوہ گری ہے۔

محترم مرد و خواتین

جیسے لفظِ اللہ کا استعمال مخلوق پر نہیں کیا جا سکتا یعنی خلق کو اللہ کہنا

www.waseemziyai.com

جائز نہیں بلکہ عبد اللہ کہا جائے گا اسی طرح لفظِ رحمن کا استعمال بھی خلق پر جائز نہیں یعنی اگر کسی کا نام عبد الرحمن ہے تو عبد کو ہٹا کر رحمن کہنا ہر گز جائز نہیں لیکن افسوس کا مقام ہے عوام تو عوام خواص کے منہ سے بھی عبد الرحمن کے بجائے رحمن سنا جاتا ہے اللہ تعالیٰ درسِ قرآن کے صدقے ہماری اصلاح فرمائے ہاں! لفظِ رحیم کا استعمال اگر خلق پر کیا گیا تو یہ جائز ہے اس کا ثبوت کلامِ رحمٰن سے ملتا ہے رب جلیل سورہ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (آیت ۱۲۸) مذکورہ سورہ توبہ کی آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحیم کہا گیا واضح ہو گیا لفظِ رحیم کا استعمال خلق کے لئے ہو سکتا ہے یعنی اگر کسی کا نام عبد الرحیم ہے اور آپ رحیم کہہ کر پکارتے ہیں تو یہ جائز ہے اگرچہ عبد الرحیم یا محمد رحیم کہنا افضل ہے۔

مالک یوم الدین کا مطلب ہے جزاء اور بدلے کا دن یعنی قیامت کے دن کا مالک۔

اے میرے مولا! ہم نے قرآن سمجھنے کا ارادہ کیا ہے اس میں تو اپنے فضل و کرم سے ہمیں کامیابی و کامرانی عطا فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۷

سورہ فاتحہ آیت ۴ پہلا حصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (۴)

اِیَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	اِیَّاكَ	نَسْتَعِیْنُ
تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ سے ہی	مدد چاہتے ہیں

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

محترم مرد و خواتین

سورہ فاتحہ کی آیت نمبر ۴ کو سمجھنے کے لیے اپنے درس کو دو حصوں میں تقسیم کروں گا۔ پہلا حصہ **اِیَّاكَ نَعْبُدُ** کی تفسیر پر مشتمل ہو گا اور دوسرا حصہ **وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ** پر مشتمل ہو گا جو اگلے درس میں بیان ہو گا۔ آیتِ کریمہ کے پہلے حصہ میں عبادت کا ذکر ہے، میں آپکے سامنے عبادت کی تحقیقات پیش کرنے سے اجتناب کروں گا لیکن عام فہم انداز میں عبادت کا معنی یہ ہو گا اعتقادِ الوہیت کے

www.waseemziyai.com

ساتھ کسی کی تعظیم و اطاعت کرنا۔ یعنی کسی کی تعظیم و اطاعت اس انداز میں کرنا کہ اسے اپنا الٰہ و معبود سمجھا جائے۔ مزید سمجھانے کے لیے نماز کی مثال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نماز نام ہے تکبیر تحریمہ، قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، قعدہ اور سلام وغیرہ کا۔ جب آپ نماز میں ہاتھ باندھ کر قیام کرتے ہیں تو اس کو عبادت کہا جاتا ہے لیکن والدین اور استاد کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے رہیں یہ عبادت نہیں بلکہ اکرام و تعظیم ہے کیونکہ یہاں اعتقادِ الوہیت نہیں۔ اسی طرح نماز میں التحیات پڑھنے کے لیے آپ قعدہ کرتے ہیں یہ عبادت ہے لیکن استاد اور عالم کے سامنے ادب و احترام کے لیے دوزانوں بیٹھنا عبادت نہیں۔ معلوم ہوا جو تعظیم اور اطاعت خدا، معبود اور الٰہ سمجھ کر کی جائے اس کا نام عبادت ہے۔ البتہ اسلام میں غیر خدا کے لیے رکوع و سجدہ تعظیمی بھی ممنوع ہے اگرچہ رکوع و سجود کرنے والا یہ کہتا رہے کہ جس کو میں نے رکوع اور سجدہ کیا اسے میں نے خدا نہیں مانا بلکہ خدا کا محبوب بندہ مان کر کیا۔ میں آج کے اس درسِ قرآن میں خصوصی طور پر اُن غافل جاہل افراد کو دعوتِ فکر دینا چاہتا ہوں۔ جو مزاراتِ اولیاء کو سجدہ تعظیمی کرتے ہیں یا اپنے پیروں کو سجدے کرتے ہیں

اگر کوئی پیر ایسا کرنے سے منع نہیں کرتا تو وہ پیر کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ کہ اس کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی

www.waseemziyai.com

کتابوں میں ان گنت مرتبہ لکھا کہ دین اسلام میں سجدہ تعظیمی حرام حرام حرام ہے۔

محترم مرد و خواتین:

آیتِ کریمہ کے اس انداز نے یہ بھی واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ دوسری ایسی کوئی ہستی نہیں جس کی عبادت شرعاً یا عقلاً درست ہو۔ سب سے بالاتر اور قوی وہ، سب کا خالق اور سب کو اپنی تربیت سے مرتبہ کمال تک پہچانے والا وہ، لطف و کرم کا پیہم مینہ برسانے والا وہ، بندہ ہزار خطائیں کرے، لاکھوں جرم کرے اپنی رحمت سے معاف فرمانے والا وہ اور قیامت کے دن ہر نیک و بد کی قسمت کا فیصلہ فرمانے والا وہ تو اُسے چھوڑ کر انسان کسی غیر کی عبادت کرے تو آخر کیوں؟ بلکہ اس کے بغیر اور ہے ہی کون جو معبود اور اللہ ہو۔ اسی لیے قرآن نے ہمیں صرف یہی تعلیم نہیں دی نَعْبُدُکَ یعنی ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ بلکہ یہ سبق سکھایا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور کسی کی نہیں۔

اے میرے مولا! ہم سب کو درسِ قرآن کی برکت سے عقیدہ توحید پر استقامت عطا فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۸

سورہ فاتحہ آیت ۴ دوسرا حصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (۴)

اِیَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	اِیَّاكَ	نَسْتَعِیْنُ
تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ سے ہی	مدد چاہتے ہیں

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

محترم مرد و خواتین

سورۂ فاتحہ کی آیت نمبر ۴ کے سمجھانے کے لئے دو حصے کئے تھے پہلا حصہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ پچھلے درس میں آپ نے سماعت فرمالیا تھا۔ آج دوسرے حصے وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر گفتگو ہو گی۔ اللہ رب العزت نے آیت کے اس حصہ میں اس امر کی دعوت پیش کی ہے کہ مدد صرف اور صرف مجھ سے مانگی جائے اور بلاشبہ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ حقیقی حاجت روا اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدس ہے لیکن جب ہم اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں تو اُس کے دو

www.waseemziyai.com

طریقے ہیں ایک بلا واسطہ یعنی یہ انداز اختیار کرنا کہ یااللہ میری مدد فرما دوسرا بالواسطہ یعنی اللہ کے کسی محبوب بندے سے مدد مانگنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ محبوب بندہ اللہ کی عطاء سے مدد کرتا ہے اگر اللہ نہ چاہے تو یہ کچھ بھی نہیں کرسکتا اس طرح مدد مانگنا در حقیقت اللہ ہی سے مدد مانگنا ہے اور ایسا طریقہ درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے غیرِ خدا سے امداد لینے کا خود سورہ بقرہ میں حکم فرمایا: **وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ** (آیت ۴۵) یعنی صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔ صبر اور نماز بلا شبہ خدا نہیں ہیں لیکن پھر بھی خدا مدد مانگنے کا حکم دے رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا **مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ** (سورہ صف ۱۴) میرا مددگار کون ہے اللہ کی طرف، ایک اور مقام پر خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: **اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ** (سورہ مائدۃ ۵۵) یعنی اے مسلمانوں تمہارا مددگار اللہ تعالیٰ، اُس کا رسول اور وہ مسلمان ہیں جو زکوٰۃ دیتے اور نماز پڑھتے ہیں معلوم ہوا ربِّ ذوالجلال بالذات اور حقیقی طور پر مددگار ہے اور اُس کے بندے رب ہی کی عطا سے مدد کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کی سواری ویران زمین میں بھاگ جائے تو وہ یہ ندا کرے اے اللہ کے نیک بندو روک لو! اے اللہ کے نیک بندو روک لو! اے اللہ کے نیک بندو روک لو! کیونکہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے روکنے والے ہیں جو اُس کو تمہارے

www.waseemziyai.com

لئے روک لیں گے۔ بتلائیں اگر غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو کیا رحمتِ عالم ﷺ یہ انداز اختیار فرماتے؟ اس حدیث کو شارحِ مسلم علامہ نووی نے اپنی کتاب، کتاب الاذکار میں تحریر فرمایا اور آگے لکھتے ہیں اِس حدیث پر میرے اساتذہ نے عمل کیا اور اسی طرح جب میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تو میں نے بھی اس حدیثِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے ان کلمات کو دُہرایا۔ ایک مرتبہ سیدِ عالم ﷺ نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: مانگ جو تو چاہتا ہے تو حضرت ربیعہ بن کعب نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں مذکورہ حدیث میں جانِ عالم ﷺ نے اپنے پیارے صحابی کو مانگنے کے لئے حکم دیا اور صحابی نے رفاقتِ جنت مانگ لی دونوں کے انداز بتلا رہے ہیں کہ اگر اللہ کے سوا کسی محبوب بندے سے مدد مانگی جائے تو یہ اللہ ہی سے مدد مانگنا ہے اور اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی نے کیا خوب ارشاد فرمایا:

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو　　　ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

برِصغیر کے عظیم مفسر علامہ شیخ عبد العزیز محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فتح العزیز میں اور اسی طرح اغیار سے تعلق رکھنے والے مولوی محمود الحسن نے اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تفسیر میں لکھا۔ میں مولوی محمود الحسن کی عبارت پڑھ کہ سناتا ہوں: اُس کی ذاتِ پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے ہاں

www.waseemziyai.com

اگر کسی مقبول بندے کو محض واسطۂ رحمتِ الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانتِ ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے۔ جو حضرات اہلسنت پر شرک کے فتوے لگاتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھر کی خبر لیں۔

اے میرے مولا! ہمیں صحیح معنٰی مین قرآن سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۹

سورہ فاتحہ آیت نمبر ۵،۶،۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (۵)

اِهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ
ہمیں چلا	راستہ	سیدھا

ہم کو سیدھا راستہ چلا

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (۷)

صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْهِمْ	غَیْرِ
راستہ	اُن لوگوں کا	تو نے احسان کیا	اُن پر	نہ
الْمَغْضُوْبِ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	الضَّآلِّیْنَ
غضب کیا گیا	اُن پر	اور	نہ	بھٹکے ہوئے

راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سورہ فاتحہ کی ابتدائی چار آیات کے حوالے سے دُرُوسِ قرآن آپ سماعت کر چکے، آج کے درسِ قرآن میں سورہ فاتحہ کی آیت نمبر ۵، ۶ اور ۷ کی وضاحت کی جائے گی۔ یعنی آج ہم ان شاء اللہ تعالیٰ سورہ فاتحہ کو کمپلیٹ کریں گے۔ اور اگلی نشست میں اٰمین اور سورہ فاتحہ کے وِرد کرنے کے حوالے سے درس ہو گا۔

سورہ فاتحہ کی آیت نمبر ۵ میں خالق کائنات نے اپنے بندوں کو اُس کی بارگاہ میں ہدایت کی دعا کرنے کی تعلیم فرمائی۔ ذرا غور تو فرمائیں یہ کتنی عظیم دعا ہو گی کہ ہر نماز میں مقرر کر دی گئی تاکہ صبح و شام، دن و رات ہر وقت انسان رب کی بارگاہ میں رہنمائی کو طلب کرتا رہے۔ ہدایت عربی زبان کا ایک اہم اور بڑا لفظ ہے اُس کے معنی میں کئی باتیں شامل ہیں۔ (۱) راستہ دکھانا (۲) راستے پر چلانا (۳) منزلِ مقصود پر پہچا دینا۔ یعنی دعا یہ ہے کہ ہمیں اگر راستہ معلوم نہ ہو تو تُو دکھا دے۔ جو راستے کا علم رکھتے ہیں، اُنہیں اُس پر چلنے کی توفیق بخش جو نیک راستے پر چل رہے ہیں انہیں اس پر قائم رکھ، تاکہ شیطانی وسوسہ اور ہوائے نفس کے باعث قدم پھسل نہ جائے اور جن عظیم اور بلند و بالا ہستیوں پر شیطانی حملہ کارگر نہیں ہو سکتا وہ ہدایت کے مزید بلند مقام پر فائز ہو جائیں۔

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم یعنی سیدھا راستہ کون سا ہے خالقِ کائنات نے سورہ فاتحہ کی آیت نمبر ٦ میں اس بات کو واضح کر دیا کہ صراطِ مستقیم اِنعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔ اور ربِّ جلیل خود انعام یافتہ لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے سورہ نسآء میں ارشاد فرماتا ہے: **اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيۡنَ** (آیت ٦٩) یعنی جن پر رب کا انعام ہے وہ چار قسم کے گروہ ہیں۔ (١) انبیاء (٢) صدیقین (٣) شہداء (٤) نیک بندے۔ اس کا مطلب یہ ہوا جب ہم رب کی بارگاہ میں ہدایت کی دعا کرتے ہیں تو گویا یہ عرض کرتے ہیں مولا! انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے راستے پر چلا۔

محترم مرد و خواتین

سورہ فاتحہ کی آخری آیت میں یہ واضح کیا جا رہا ہے جن پر رب کا غضب ہوا اور جو بھٹکے ہوئے ہیں اُن کے راستے سے بچنے کی دعا کی جائے۔ احادیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اس سورت میں **الۡمَغۡضُوۡب** سے مراد قومِ یہود اور **الضَّآلِّيۡن** سے مراد نصاریٰ ہے۔

اے میرے مولا! ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا اور ہم پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۰

اختتامیہ سورہ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

محترم مرد و خواتین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سورہ فاتحہ کی تفسیر کے حوالے سے آج آخری درس ہو گا جس میں آپ احباب کے سامنے سب سے پہلے وردِ فاتحہ کا تذکرہ پھر اٰمین کے حوالے سے گفتگو ہو گی۔ علم حدیث کے عظیم محدث بے شمار صحابہ کرام کا دیدار کرنے والے امام اعظم ابو حنیفہ کے استاد حضرت سیدنا امام شعبی علیہ الرحمہ کے دروازے پر ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا میرے گردے میں سخت تکلیف ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: سورہ فاتحہ پڑھ کے درد کی جگہ دم کر لو ان شاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔

بہت سے مشائخ نے اپنی کتابوں میں لکھا سورہ فاتحہ اسمِ اعظم ہے۔ جس حاجت کے لیے پڑھا جائے وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

وردِ سورہ فاتحہ کے دو طریقے ہیں۔

www.waseemziyai.com

(۱) نمازِ فجر کی سنتوں اور فرض کے مابین **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** کی **میم** کو **الحمد** کے لام سے ملا کر اکتالیس بار چالیس دن پڑھے، بڑی سے بڑی حاجت پوری ہو جائے گی۔ ان شاءاللہ

(۲) اسلامی کلینڈر کے اعتبار سے پہلی اتوار کو سورہ فاتحہ اکتالیس بار پڑھے حاجت پوری ہو گی۔ ان شاءاللہ

محترم مرد و خواتین

سورہ فاتحہ کے اختتام پر ہم اٰمین پڑھتے ہیں یہ قرآن مجید کا حصہ نہیں ہے۔ اسی لیے لفظِ اٰمین کو قرآن میں لکھا نہیں جاتا۔ نماز کے اندر اور نماز سے باہر سورہ فاتحہ کے اختتام پر اٰمین کہنا سنت ہے۔ اٰمین کہنے والا رب کی بارگاہ میں یہ عرض کر رہا ہے

اے میرے مولا! جو دعا میں نے کی ہے اُسے قبول فرما۔

نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد اٰمین کہنے کے حوالے سے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام ولا الضالین کہے تو تم اٰمین کہو بیشک فرشتے بھی اٰمین کہتے ہیں۔ اگر تمہاری اٰمین اور فرشتوں کی اٰمین ایک ہی لمحہ میں ہوئی تو اللہ تعالیٰ تمہارے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ اور اٰمین کو مہر بھی قرار دیا۔ ایک صحابی نے ارشاد فرمایا: ہم جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت ایک سفر میں تھے ایک شخص گڑگڑا کے

www.waseemziyai.com

دعا کر رہا تھا تو اس وقت حضور ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے مہر لگا دی تو اُس کی دعا ضرور قبول ہو گی۔ ایک نے شخص بارگاہِ رسالت ﷺ میں پوچھا کس چیز سے مہر لگائیں فرمایا اٰمین سے معلوم ہوا جب بھی ہم دعا کریں تو ساتھ میں اٰمین بھی کہیں۔ ہم احناف کے نزدیک نماز میں اٰمین بلند آواز سے نہیں بلکہ دھیمی آواز سے کہی جائے۔ علم حدیث کی مشہور کتاب شرح معانی الاٰثار میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق و علی المرتضی رضی اللہ عنہما نماز میں اٰمین کو آہستہ آواز میں پڑھتے تھے۔

اے میرے مولا! سورہ فاتحہ کی تفسیر کرتے وقت مجھ سے کوئی خطا صادر ہوئی ہو تو اے رحمٰن و رحیم اپنے فضل و کرم سے معاف فرمادے اور میری کاوش کو اپنی بارگاہ صمدیت میں شرفِ قبولیت عطا فرما۔ اور اِس درسِ قرآن میں جو بھائی و بہن شریک ہوئے، مولا! اُن تمام کو قرآن کے فیضان و برکات سے مالامال فرما۔ اور ہمارے اس سلسلے کو دوام بخش اور سننے والے کو سننے پر استقامت عطا فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین الکریم ﷺ

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ سورۃ البقرہ

آیت نمبر ۱ تا ۲۹

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۱

فضائل سورہ بقرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

محترم مرد و خواتین

آج سے قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید کی دوسری سورت یعنی سورہ بقرہ کے درس کا آغاز کیا جارہا ہے۔ یہ سورت مدنی ہے یعنی ہجرتِ مدینہ طیبہ کے بعد نازل ہوئی۔ اس میں دوسو چھیاسی آیتیں، چالیس رکوع، 6121 کلمے 25500 حروف ہیں۔ بقرہ کا معنی گائے ہے۔ اس سورت کے آٹھویں اور نویں رکوع میں بنی اسرائیل کی گائے کا تذکرہ ہے اس لیے اسے سورہ بقرہ کہتے ہیں۔ یہ قرآنِ کریم کی سب سے بڑی سورت ہے۔ اس سورۂ مبارکہ کو مضامین اور مسائل کے اعتبار سے امتیازی مقام حاصل ہے۔

حضرت سیدنا ابن عربی فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے بزرگوں سے سنا، سورہ بقرہ میں ایک ہزار امر، ایک ہزار نہی، ایک ہزار حکمتیں اور ایک ہزار خبر و واقعات ہیں۔ یہی وجہ ہے مرادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفۂ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب سورہ بقرہ کو تفسیر کے ساتھ پڑھا تو بارہ سال لگ گئے۔ آپ گھبرائیے گا نہیں، ہمیں بارہ

www.waseemziyai.com

سال نہیں لگیں گے کیوں کہ ہم نہایت اختصار کے ساتھ سورہ بقرہ کی تفسیر بیان کرنے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ ہمیں استقامت عطا فرمائے۔

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کے فضائل بہت زیادہ ہیں کچھ روایتیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ کو پڑھا کرو اس کا پڑھنا برکت ہے اور نہ پڑھنا باعث حسرت ہے۔ اور جو شخص سورہ بقرہ پڑھنے کا عادی ہو گا اس پر کسی کے جادو کا اثر نہیں ہوگا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات شیطان اور جن اس کے گھر میں داخل نہیں ہونگے، اور اس کے گھر والے آفت و بیماری سے محفوظ رہیں گے۔ اگر کوئی یہ دس آیتیں پڑھ کر کسی مجنون پر دم کردے تو اس کا جنون (پاگل پن) دور ہو جائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں۔ سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں، آیت الکرسی اور اس سے متصل دو آیتیں یہ سات ہوئیں اور آخری تین آیتیں یہ کل دس ہوگئیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سورہ بقرہ کی برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۲

سورہ بقرہ آیت نمبر ۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ و الصَّلٰوۃ وَالسَّلَا مُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

الٓمّٓ (۱) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ (۲)

الٓمّٓ	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَا رَیْبَ	فِیْهِ	هُدًى	لِّلْمُتَّقِیْنَ
	وہ	بلند رتبہ کتاب	کوئی شک نہیں	اُس میں	ہدایت	ڈرنے والوں کے لیے

وہ بلند رتبہ کتاب کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے پہلی آیت کا انتخاب آج کے درس میں کیا جارہا ہے۔

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کا آغاز الٓمّٓ سے ہو رہا ہے اِنہیں حروفِ مُقَطَّعَات کہا جاتا ہے۔
قرآن کی 114 سورتوں میں سے 29 سورتوں کا آغاز حروفِ مُقَطَّعَات سے ہوتا ہے۔
جیسے: الٓمّٓ، الٓر، حٰمٓ، الٓمّٓصٓ وغیرہ حروفِ مُقَطَّعَات کے بارے میں ائمہ تفاسر نے لکھا

www.waseemziyai.com

یہ ایک راز ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے ان حروف کا صحیح مفہوم رحمتِ عالم ﷺ جانتے ہیں اور آپ ﷺ کی وساطت سے بعض اولیاء کاملین کو بھی ان کا علم دیا گیا ہے۔ لیکن عام انسان ان حروف کے معانی ومفاہیم سمجھنے سے قاصر ہے۔ افضل البشر بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اِن حروف کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ہر کتاب کے راز ہوتے ہیں اور قرآنِ مجید وفرقانِ حمید کے راز بعض سورتوں کے ابتداء میں آنے والے حروف ہیں۔ اِن حروف کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے آپ کے سامنے ایک صاحب کشف کا مکاشفہ پیش کرتا ہوں جو تفسیرِ مظہری کے اندر موجود ہے کشف کو سمجھنے کے لیے یہ عرض کردوں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن کے سامنے پردے اُٹھ جاتے ہیں اور بہت سی پوشیدہ باتیں ان پر منکشف (ظاہر) ہو جاتی ہیں جیسے: حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں ایک غیر مسلم اسلامی لبادہ پہن کر آیا یعنی وہ اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ میں مسلمان ہوں جبکہ درحقیقت کافر تھا وہ استفسار کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: **اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہ** یعنی مؤمنِ کامل کی فراست سے بچو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، اس حدیث کا مطلب کیا ہے۔ حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: تمہارے دل میں اندھیرے ہیں کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو جاؤ تاکہ اندھیرے چھٹ جائیں، یہی اس حدیث کا مطلب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ مؤمنِ کامل کے سامنے سے پردوں کو اٹھا دیتا ہے اور وہ

www.waseemziyai.com

قلبی کیفیت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک صاحبِ کشف نے مکاشفہ میں دیکھا کہ قرآن الحمد سے والناس تک مکمل برکاتِ الٰہیہ کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔ اور یہ عظیم ومقدس حروف اس سمندر میں یوں ظاہر ہوتے ہیں گویا یہ ابلتے چشمے ہیں۔ اور ان حروف سے پورا سمندر نکل رہا ہے۔ محترم ان حروف کو لوحِ قرآنی بھی کہا جاتا ہے جس کو گھر میں رکھنا، دیکھنا اور پڑھنا باعث برکت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مقدس حروف کا عامل بنائے اور ان حروف کے صدقے ہمارے بیماروں کو شفاء، بے روزگاروں کو روزگار اور کثیر رزقِ حلال عطا فرمائے۔ اور ہمیں اس سلسلہ درس قرآن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۳

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲ (پہلا حصہ)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ: فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۝ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۲﴾

لِّلۡمُتَّقِیۡنَ	ھُدًی	فِیۡہِ	لَا رَیۡبَ	الۡکِتٰبُ	ذٰلِکَ	الٓمّٓ
ڈرنے والوں کے لیے	ہدایت	اُس میں	کوئی شک نہیں	بلند رتبہ کتاب	وہ	

وہ بلند رتبہ کتاب کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے آیت نمبر ۲ کا انتخاب آج کے درس میں کیا جارہا ہے۔ ہمارا یہ درس دو حصوں پر مشتمل ہو گا۔ آج پہلے حصے پر درس ہو گا۔ پہلا حصہ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ہے۔ یعنی قرآن وہ عظیم و مقدس کتاب ہے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ اِس میں تردّد کی گنجائش ہی نہیں اِس کے باوجود اگر کوئی شخص اِس میں شک کرتا ہے تو اس کے فہم کی کوتاہی ہے۔ جیسے: سورج نکلا ہوا ہو اور کوئی اندھا کہے کہ سورج نہیں نکلا ہوا، تو آپ کیا کہیں گے، یہی نا کہ میاں سورج

www.waseemziyai.com

تو نکلا ہوا ہے مگر تمہیں نظر نہیں آرہا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مرضِ بخار میں مبتلا ہے اُس کے منہ ذائقہ چینج ہونے کی وجہ سے اُسے میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے۔ مجھے بتائیں کیا اندھے کی بات آپ تسلیم کریں گے؟ یا اِسی طرح بخار زدہ کی بات آپ قبول کریں گے؟ ہرگز نہیں۔ تو اسی طرح اگر کوئی شخص قرآن کے حق ہونے میں شک کرتا ہے تو ہم اسے مشورہ دیں گے تم اپنے دل و دماغ کا علاج کرواؤ۔ اور یہاں علاج خالقِ کائنات کی بارگاہ میں ہدایت طلب کرنے سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کج فہمی اور روگِ قلب سے محفوظ فرمائے۔ جب میں درسِ قرآن کے لیے تفاسیر کا مطالعہ کررہا تھا تو ایک مقام پر دل کو موم کرنے والی اور قلبُ کو حق قبول کرنے پر آمادہ کرنے والی ایک دعا دیکھی، جو بارگاہ رسالت ﷺ سے عطا کی گئی ہے۔ آپ حضرات کے سامنے وہ دعا پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے لگا ہوں۔ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیۡ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیۡ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ** یعنی اے اللہ میں تیرے ہر اس نام کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تونے اپنی ذات کیلئے پسند فرمایا یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی مخلوقات میں کسی کو سکھایا یا اسے اپنے خزانہ غیب میں مخفی رکھا۔

محترم مرد و خواتین

قرآن میں شک نہ ہو اُس وقت درست ہو گا جب حضرت جبریل علیہ السلام،

www.waseemziyai.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام میں شک نہ ہو۔ کیونکہ جبریل علیہ السلام قرآن کو رب سے لینے والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل علیہ السلام سے لینے والے اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لینے والے اگر ان تین جگہ میں کہیں بھی شک ہو جائے تو قرآن مشکوک ہو گا۔ تو جو صحابہ کرام کو فاسق و خائن مانے یا کہیں وہ قرآن کو معاذ اللہ مشکوک بنانے کی کوشش تو نہیں کر رہا۔ کیونکہ ہمیں قرآن دربارِ صحابہ سے ملا ہے اور اُس کے ہر ہر حرف پر ہمارا ایمان ہے اور کیوں نہ ہو خالقِ کائنات خود اپنی کتابِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: **اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ** سورۃ الحجر (آیت نمبر ۹) یعنی بیشک ہم نے قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اگر قرآن میں معاذ اللہ کمی بیشی ہوئی ہے تو ربِ جلیل کا دعویٰ درست کیسے کہلائے گا۔ ایسی اناپ شناپ باتیں وہی کر سکتا ہے جس کا دل توحید و رسالت کی شمع سے خالی ہو۔ ہم الحمد للہ برملا کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور رب کی بارگاہ میں نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہم سب کا خاتمہ دین اسلام پر مقدر فرمادے۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۴

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲ (دوسرا حصہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾

لِّلْمُتَّقِيْنَ	هُدًى	فِيْهِ	لَا رَيْبَ	الْكِتٰبُ	ذٰلِكَ	الٓمّٓ
ڈرنے والوں کے لیے	ہدایت	اُس میں	کوئی شک نہیں	بلند رتبہ کتاب	وہ	

وہ بلند رتبہ کتاب کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے آیت نمبر ۲ کے دوسرے حصے پر آج آپ درسِ قرآن سماعت فرمائیں گے۔ **هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ** خالقِ کائنات نے اس بات کو واضح کر دیا کہ قرآن متقی و پرہیز گار لوگوں کے لیے سر چشمہ ہدایت ہے۔ متقی کس کو کہا جاتا ہے اسے عام فہم انداز میں اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ ڈرنے والے اور بچنے والے کو متقی کہتے ہیں۔ یعنی متقی وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا اور برے عقائد و برے اعمال سے بچتا ہے۔ اب آپ کے ذہنوں میں ایک سوال قائم ہو گا کہ اِس

www.waseemziyai.com

مقام پر قرآن یہ واضح کر رہا ہے کہ متقین کے لیے ہدایت ہے۔ جبکہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر 185 میں خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: هُدًى لِّلنَّاسِ یعنی قرآن مجید تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے قرآنِ مجید و فرقانِ حمید سے حقیقی نفع متقین لوگ حاصل کرتے ہیں اس لیے اس مقام میں هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کہا گیا۔

محترم مرد و خواتین

عام طور پر ہم اپنی زندگی میں مقام و رتبے کی بلندی کا سبب حسن و جمال کا ہونا، ذہین و فہیم ہونا، حسب و نسب میں اعلیٰ ہونا، اور مال و دولت کا کثیر ہونا کاؤنٹ کرتے ہیں۔ لیکن بارگاہ الٰہی میں بلند مقام اس کا ہے جو صاحبِ تقویٰ اور جو قرآن و سنت کا عامل ہے۔ پھر تقویٰ اور اطاعت گزاری میں جتنا آگے ہو گا اُسی قدر رب کی بارگاہ میں وہ معزّز ہو گا۔ یہ میں نہیں کہتا اور نہ ہی یہ میرا فلسفہ ہے اور میں بولنے والا ابھی کون ہوں۔ لیکن کان کھول کر سن لیں ہمارا خالق و مالک اپنے لاریب کلامِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ (سورہ حجرات آیات ۱۳) یعنی رب کی بارگاہ میں تم میں زیادہ معزز وہ ہے، جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ اللہ رب العزت سورہ حم السجدہ میں ارشاد فرماتا ہے: قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ۔ (آیات نمبر ۴۴) یعنی پیارے آپ ارشاد فرما دیں یہ قرآن ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے۔ سورہ بنی اسرآئیل میں ارشاد فرمایا: وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (آیات نمبر ۸۲) یعنی ہم نازل کرتے ہیں قرآن میں وہ

www.waseemziyai.com

چیزیں جو ایمان والوں کے لیے باعث شفاء و رحمت ہیں۔سورہ یونس میں ارشاد فرمایا:
هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (آیات نمبر ۵۷)قرآن اہل ایمان کے لیے ہدایت ورحمت ہے۔اے مسلمانوں رب تو بار بار متنبہ کرتا ہے کہ قرآن تمہارے لیے ہدایت ، رحمت اور شفاء ہے۔پھر کیوں ہم قرآن سے دور ہیں۔آئیں ہم سب مل کر قرآن و سنت سے اپنا تعلق نہ صرف قائم کریں، بلکہ اپنی عملی زندگی میں قرآن و سنت کے عامل بن کر اپنی دنیا و آخرت کو سنواریں۔

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں روک لیا جائے گا اور رب کی طرف سے کہا جائے گا متقی و پرہیز گار لوگ کون ہیں، اس پر متقی و پرہیز گار لوگ کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے سایۂ رحمت میں لے لیگا اور اُس نعمت سے نوازے گا جو جنت میں سب سے بڑی نعمت ہے۔یعنی بلا حجاب اپنے ان عظیم بندوں کو اپنی ذات و جمال کا دیدار کرائے گا۔

اے ہمارے رب ! ہمارا شمار بھی متقی اور پرہیز گار لوگوں میں فرمادے۔اور میدان محشر و جنت میں اپنے بے حجاب جمال سے سرفراز فرما۔اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۵

سورہ بقرہ آیت نمبر ۳ (پہلا حصہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (۳)

اَلَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِالْغَیْبِ	وَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوۃَ
وہ جو	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور	قائم کرتے ہیں	نماز

وَ	مِمَّا	رَزَقْنَا	ھُمْ	یُنْفِقُوْنَ
اور	سے جو	ہم نے روزی دی	اُنہیں	خرچ کرتے ہیں

وہ جو بے دیکھے ایمان لائے اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے آیت نمبر ۳ کے متعلق درس سماعت فرمائیں گے۔ آیت نمبر ۳ کو سمجھنے کے لیے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ: اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ہے۔ خالقِ کائنات نے یہ واضح کیا تھا کہ قرآن

www.waseemziyai.com

پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے اور اب اللہ تعالیٰ پرہیز گار لوگوں کے پانچ اوصاف کو ذکر فرماتا ہے۔

(۱) ایمان بالغیب یعنی غیب پر ایمان رکھنا۔

(۲) اقامتِ الصلوۃ یعنی نماز قائم کرنا۔

(۳) انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔

(۴) نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ سے قبل انبیاء کرام پر جو اتارا گیا اُس پر ایمان رکھنا۔

(۵) یومِ آخرت پر ایمان رکھنا۔

متقین کے یہ پانچوں اوصاف رب نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۳، ۴ میں ذکر کئے جبکہ آیت نمبر ۵ میں اِن متقین کی شان بیان کی اس طرح آیت نمبر ۳، ۴ اور ۵ میں متقین کا تذکرہ ہے۔ آیت نمبر ۶ اور ۷ میں کافر کا پھر وَمِنَ النَّاسِ سے تیرہ آیات میں دوسرے رکوع کے اختتام تک منافقین کا تذکرہ ہے۔ یہ مختصر قرآنی نقشہ آپ کے سامنے میں نے پیش کر دیا ہر ایک کی وضاحت ان شاء اللہ آئندہ دُرُوس میں ہو گی۔ آج آپ کے سامنے آیت نمبر ۳ کے پہلے حصے کی تفسیر پیش کر رہا ہوں۔ اس مقام پر دو باتیں نہایت اہم ہیں۔ (۱) ایمان (۲) غیب۔ سب سے پہلے ایمان کے حوالے سے مختصر باتیں پیش کروگا لیکن یہ ذہن نشین کر لیں ایمان کے حوالے سے تحقیقات سے اجتناب کروں گا کیونکہ وہ تحقیقات اپنے طلباء و طالبات کو بخاری شریف سے کتاب الایمان پڑھاتے وقت سمجھا دیتا

www.waseemziyai.com

ہوں اُنہوں نے سات آٹھ سال درس نظامی کی کتابوں کو پڑھا ہوا ہے۔ لیکن میرے درسِ قرآن کے اکثر سامعین وہ ہیں جنہوں نے درس نظامی نہیں پڑھی۔

محترم مرد و خواتین

ایمان ماننے کا نام ہے جاننے کا نہیں۔ ہاں جاننا ماننے سے پہلے ہوتا ہے پھر مانا جاتا ہے۔ اہلِ کتاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جانتے تو تھے لیکن ماننے کو تیار نہیں تھے۔ اس بات کو خود خالقِ کائنات نے قرآن کے اندر اس انداز سے پیش کیا۔ **يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ** ؕ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۴۶) پیارے یہ آپ کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں یعنی جانتے پہچانتے ہیں پھر بھی ماننے کو تیار نہیں۔ ایمان تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان کا نام ہے۔ یعنی دل سے تصدیق کرے اور زبان سے اقرار کرے۔ اُن باتوں کا جو پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام رب کی بارگاہ سے لیکر آئے اگر تصدیق بالقلب ہے اور زبان سے کفریات بکتا ہے تو کافر ہے۔ اگر تصدیق بالقلب و اقرار باللسان دونوں سے محروم ہے تب بھی کافر ہے۔ اگر اقرار باللسان کرتا ہے لیکن دل میں کفر رکھتا ہے تو منافق ہے۔ ہاں مسلمان وہی ہے جو قلب و لسان یعنی دل و زبان دونوں سے مانے اور ماننا بھی ایسا ہو جس میں شک و شبہ نہ ہو بلکہ پختہ یقین ہو۔ اس کا نام ایمان ہے۔

محترم مرد و خواتین

ایمان کے بعد دوسرا لفظ غیب ہے غیب ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جو ظاہری حواس

www.waseemziyai.com

یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چھونے، چکھنے کی رسائی سے بلند اور عقل کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ جیسے وحی، فرشتے، قیامت، جنت اور دوزخ یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو نہ آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہیں اور نہ عقل سے سمجھی جاسکتی ہیں۔ ان کے جاننے کا فقط ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی ذاتِ گرامی ہے۔ **یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ** کی آیت سمجھانے کے لیے آپ کے سامنے بغدادِ معلیٰ کے مشہور و معروف مجذوب بزرگ کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا بہلول دانا علیہ الرحمہ دریائے دجلہ کے کنارے مٹی کے مکان بنا رہے تھے اُس جگہ سے بادشاہِ وقت ہارون رشید کا گزر ہوا پوچھا کیا بنا رہے ہو فرمایا جنت میں محل بنا رہا ہوں اور دس ہزار درہم میں فروخت کروں گا۔ تو ہارون رشید حضرت سیدنا بہلول دانا کی اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا پھر ہارون رشید کی زوجہ زُبیدہ کا اُسی جگہ سے گزر ہوا تو پوچھا جناب کیا بنا رہے ہیں وہی جواب دیا، زبیدہ خاتون نے کہا کتنے میں فروخت کروگے حضرت بہلول دانا نے ارشاد فرمایا دس ہزار درہم میں زبیدہ خاتون نے رقم دیکر محل کو خرید لیا۔ ہارون رشید نے اُسی رات جنت میں وہی محل دیکھا اندر جانے کا ارادہ کیا تو روک دیا گیا پوچھا کیوں روکا جارہا ہے تو جواباً کہا گیا یہ محل آپ کا نہیں بلکہ آپ کی زوجہ زبیدہ کا ہے۔ جو اُس نے حضرت بہلول دانا سے خریدا ہے۔ ہارون رشید دوسرے دن صبح دریائے دجلہ کے کنارے حضرت بہلول دانا کے پاس پہنچا کہا میں بھی خریدار ہوں، حضرت سیدنا بہلول دانا نے ارشاد فرمایا تمہاری زوجہ نے

www.waseemziyai.com

بن دیکھے خرید اتھا اور تم دیکھ کر خرید نے آرہے ہو یؤمنون بالغیب والوں کے لیے دس ہزار درہم میں تھا اب تمہارے لیے جیسا مال ویسی قیمت ادا کرنی ہو گی۔

محترم مرد و خواتین

خالقِ کائنات کا علم ذاتی لامتناہی اور لامحدود ہے اور مخلوق کا علم عطائی متناہی اور محدود ہے۔ اُس رب نے اپنے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علمِ غیب کی دولت سے نوازا جیسا کہ قرآن خود اس بات کی گواہی پیش کرتا ہے: وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط یعنی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے۔

اے میرے مولا! ہم سب کو قرآن و سنت کے فیضان سے مالامال فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۶

سورہ بقرہ آیت ۳ (دوسرا حصہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (۳)

اَلَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِالْغَیْبِ	وَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوۃَ
وہ جو	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور	قائم کرتے ہیں	نماز

وَ	مِمَّا	رَزَقْنَا	ھُمْ	یُنْفِقُوْنَ
اور	سے جو	ہم نے روزی دی	اُنہیں	خرچ کرتے ہیں

وہ جو بے دیکھے ایمان لائے اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے آیت نمبر ۳ کے متعلق درسِ قرآن سماعت فرما رہے تھے۔ آج آیت نمبر ۳ کے دوسرے حصے: وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ یعنی اور وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اس پر درس ہو گا۔

www.waseemziyai.com

یہ متقین کا دوسرا وصف ہے۔ اس مقام پر میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ نماز پڑھنا اور نماز قائم کرنا دونوں میں فرق ہے۔ میں پھر سے دھرا رہا ہوں کہ نماز پڑھنا اور نماز قائم کرنا دونوں میں فرق ہے۔ نماز قائم کرنے کا مطلب نماز کو تمام حقوقِ ظاہری و باطنی کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ اور جب نماز پڑھ رہا ہو تو ایسا تصور قائم کرے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس ذوق و شوق سے ادا کی گئی نماز ہی وہ نماز ہے جسے دین کا ستون اور مؤمن کی معراج قرار دیا گیا۔ اور ایسی نماز کے متعلق خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ؕ یعنی بیشک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں ہمارا نمازی ہونا ہمیں بُرے کاموں سے روکتا ہے۔ اگر اب بھی فسق و فجور کے کاموں سے نہیں بچتے تو یقیناً ہماری نماز پڑھنے میں کوئی نہ کوئی نقص ہے جس کا ہمیں قرآن و سنت کی روشنی میں علاج کرنا چاہیے۔ یقین جانے کہ نماز خداوندِ قدُّوس کے آگے جھکنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا عمدہ و بہترین ذریعہ ہے۔ اور جو شخص جان بوجھ کر ایک بھی نماز چھوڑ دیتا ہے۔ جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا: جہنم کے اُس دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ داخل ہو گا۔

محترم مرد و خواتین

جب ہمارے اکابرین نماز ادا کرتے تو ان کی کیفیت بے مثال و لاجواب ہوتی۔

www.waseemziyai.com

چند مثالیں آپ کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں۔ایک عظیم صحابی حالت نماز میں تھے اِسی دوران دشمن نے کئی تیر مارے خون بھی بہتا رہا لیکن وہ صحابی نماز میں اِس قدر مُنہمک تھے کہ تیر لگنے اور خون بہنے کا احساس ہی نہیں ہوا۔ امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیدنا امام بخاری علیہ الرحمہ نماز ادا فرمارہے تھے کسی موذی جانور نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ ڈنک مارا لیکن امام بخاری کو محسوس تک نہ ہوا۔ جلیل القدر تابعی حضرت سیدنا عُروہ بن زبیر کے عضو میں زخم ہو گیا طبیبوں نے کہا کہ عضو کو کاٹنا پڑے گا آپ نے فرمایا جب میں نماز پڑھوں تو کاٹ لینا، طبیب نے کاٹا اور آپ کو درد کا احساس نہیں ہوا۔ سبحان اللہ یہ ہمارے اکابرین کی نماز تھی ۔اور ہماری نمازوں کا کیا حال ہے آپ سے مخفی نہیں۔ کاش کہ ہمیں بھی کچھ حصہ نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خشوع وخضوع والی نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم مرد وخواتین

خالقِ کائنات نے نماز کو قائم کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا: اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۴۳) یعنی نماز قائم رکھو۔

نماز پر پابندی کے حوالے سے فرمایا: عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَآئِمُوْنَ (سورۃ المعارج آیت نمبر ۲۳) یعنی جو اپنی نماز کے پابند ہیں ۔

وقت پر ادا کرنے کے حوالے سے فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

www.waseemziyai.com

(سورہ نساء آیت نمبر ۱۰۳) یعنی بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔

جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لیے ارشاد فرمایا: وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۴۳) یعنی اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا: الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (سورہ مؤمنون آیت نمبر ۲) یعنی جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں

منکرین نماز کے لیے ارشاد فرمایا: فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى (سورہ قیامۃ آیت نمبر ۳۱) یعنی اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔

جب ان سے پوچھا: مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ، قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ (سورہ مدثر آیت نمبر ۴۲، ۴۳) یعنی تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی، وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

فاسق، فاجر، بے نمازی کے لیے: اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (سورہ مریم آیت نمبر ۵۹) یعنی جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غیّ کا جنگل پائیں گے۔

نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے فرمایا: وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (سورہ نساء آیت نمبر ۱۴۲) یعنی اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر نماز کا حکم دیا گیا لیکن تلاش کرنے پر یہ نظر نہیں آتا کہ نماز کا اول تا آخر کیا طریقہ ہے اور کس کس وقت کتنی رکعتیں پڑھی جائیں۔

جب خالقِ کائنات کی جانب سے **اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ** یعنی نماز قائم کرو کا حکم آیا، تو صحابہ کرام بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کرنے لگے کہ رب نے نماز پڑھنے کا حکم تو دیا ہے لیکن ہم کیسے نماز پڑھیں، تو رحمتِ مجسم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: **صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ** یعنی نماز ادا کرو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔ یہاں سے یہ بھی واضح ہوا قرآنِ مجید و فرقانِ حمید کو صحیح معنی میں سمجھنے کے لیے واحد راستہ دربارِ مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔

اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ احادیثِ طیبہ کی ضرورت نہیں تو ہم ان سے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی رکعتیں، کتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہوگی اور کتنی زکوٰۃ نکالی جائے گی اور حج کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ یہ سب قرآن سے ثابت کرکے دکھائیں۔

اے میرے مولا! ہم سب کو قرآن و سنت کا فہم عطا فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۷

سورہ بقرہ آیت ۳ (تیسرا حصہ)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ: فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۝ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳﴾

اَلَّذِیۡنَ	یُؤۡمِنُوۡنَ	بِالۡغَیۡبِ	وَ	یُقِیۡمُوۡنَ	الصَّلٰوۃَ
وہ جو	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور	قائم کرتے ہیں	نماز

وَ	مِمَّا	رَزَقۡنَا	ھُمۡ	یُنۡفِقُوۡنَ
اور	سے جو	ہم نے روزی دی	اُنہیں	خرچ کرتے ہیں

وہ جو بے دیکھے ایمان لائے اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے آیت نمبر ۳ کے متعلق درسِ قرآن سماعت فرمارہے تھے۔ آج آیت نمبر ۳ کے تیسرے حصے :**وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ** یعنی ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ کے

www.waseemziyai.com

متعلق درس سماعت فرمائیں گے۔ یہ متقین کا تیسرا وصف ہے۔ مذکورہ حصے میں تین باتیں بہت زیادہ قابل توجہ ہیں جن کو آپ کے سامنے الگ الگ پیش کروں گا۔

محترم مرد و خواتین

(۱) کلامِ رحمٰن کا انداز "رزقنا" سے واضح کیا جارہا ہے کہ ہم کو سب کچھ رب کی بارگاہ سے مِلا ہے۔ اگر یہ سوچ ہماری عملی زندگی میں صحیح انداز میں راسخ ہو جائے تو یقیناً صابر بن جائیں گے۔ اور بے صبری کے مرض سے چھٹکارا مل جائے گا۔ کسی کے انتقال ہونے پر یا بڑی آفت کے واقع ہونے پر ہم اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن پڑھتے ہیں، اس کا کیا مطلب ہے؟ یہی تو ہے کہ چیز اللہ کی ہے اور اسی کی طرف لوٹ گئی۔ اللہ ہمارا شمار صابرین میں فرمادے۔

محترم مرد و خواتین

(۲) مذکورہ حصے میں لفظِ مِنْ سے واضح ہوتا ہے کہ رب سارا خرچ کرنے کو نہیں کہہ رہا بلکہ کچھ خرچ کرنے کا کہہ رہا ہے۔ اس لیے کہ سارا خرچ کر دیا تو اپنی ذات، بال بچے اور وہ محتاج والدین جو ہماری کفالت میں ہیں اُن کے لیے مال کہاں سے لائیں گے۔ اسی لیے جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے کہ جب صدقہ کرے تو اتنا کرے کہ خود فقیر نہ بن جائے۔ اور جناب یہ تصور رکھے کہ اُس کا مال اُس کی

www.waseemziyai.com

راہ میں خرچ کررہا ہوں۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی　　حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

محترم مرد و خواتین

(۳) مذکورہ حصے میں لفظِ يُنْفِقُوْنَ سے واضح ہوتا ہے کہ زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ اور صدقات وخیرات موقع بہ موقع راہِ خدا میں میں خرچ کرتا رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ درسِ قرآن کے صدقے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۸

سورہ بقرہ آیت ۴ (پہلا حصہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ (۴)

وَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ	وَ	مَآ
اور	وہ جو	ایمان لائے	اُس پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور	جو
اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِكَ	وَ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	یُوْقِنُوْنَ	
نازل کیا گیا	سے	آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھے	

اور وہ جو ایمان لائیں اُس پر جو اے محبوب آپ کی طرف اترا اور جو آپ سے پہلے اُترا اور آخرت پر یقین رکھیں

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔ آج کے درسِ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۴ کے پہلے حصے کا انتخاب کیا گیا ہے۔ گذشتہ آیت میں تین اوصاف کمپلیٹ

www.waseemziyai.com

ہو چکے تھے اِس آیت میں خالقِ کائنات نے متقین کے مزید دو اوصاف کو ذکر فرمایا یہ ٹوٹل پانچ ہو جائیں گے۔

محترم مرد وخواتین

وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ یعنی اور وہ جو ایمان لائیں اُس پر جو اے محبوب آپ کی طرف اترا اور جو آپ سے پہلے اُترا۔ اِس میں متقین کا چوتھا وصف ذکر کیا جارہا ہے جس کا مطلب یہ ہے انسان یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام پر جو کتابیں تورات، انجیل وغیرہ نازل فرمائیں اور ان میں جو کچھ بیان فرمایا سب کا سب حق وصداقت پر مبنی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین فرمالیں موجودہ تورات وانجیل تبدیل شدہ ہے اور یہ شرارت یہود و نصاریٰ کے بد بخت علماء کی جانب سے کی گئی ہے۔

محترم مرد وخواتین

قرآن شریف پر اس طرح ایمان رکھا جائے کہ ہمارے پاس جو قرآن موجود ہے اُس کا ہر ہر لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حق وصداقت پر مبنی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رشد وہدایت کا انحصار صرف اور صرف خالقِ کائنات کی وحی پر ہے۔ وہ ڈیڑھ ہوشیار لوگ جو اپنے آپ کو عقلِ کل سمجھتے ہیں اور ہر بات کو اپنی عقلوں سے ہی تولا کرتے ہیں کبھی تو کلیۃً وحی الٰہی کا انکار کر دیتے ہیں۔ اور کبھی گرگٹ کی طرح رنگ

www.waseemziyai.com

بدلتے ہوئے بعض وحی الٰہی کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کر دیتے ہیں، مجھے بتائیں وہ کیسے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہاں مسلمان کی یہ شان ہے کہ وہ ہر وحی الٰہی پر ایمان رکھتا ہے۔ اسی لیے جب قرآن و سنت کی بات آتی ہے تو عقل قبول کرے یا نہ کرے بس اُس کی زبان پر یہی ہوتا ہے **اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا** اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**! مسلمان نہ قرآن کی گستاخی کر سکتا ہے اور نہ ہی تورات و انجیل کی اور اگر کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہے اور گستاخی کرتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرے۔

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۱۹

سورہ بقرہ آیت ۴ (دوسرا حصہ) آیت نمبر ۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (۴)

وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَ	مَآ
اور	وہ جو	ایمان لائے	اُس پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور	جو
اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِكَ	وَ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ		يُوْقِنُوْنَ
نازل کیا گیا	سے	آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ		یقین رکھے

اور وہ جو ایمان لائیں اُس پر جو اے محبوب آپ کی طرف اترا اور جو آپ سے پہلے اُترا اور آخرت پر یقین رکھیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵)

اُولٰٓئِكَ	عَلٰى	هُدًى	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ
وہی	پر	ہدایت	سے	اپنے رب	اور	وہی	وہ	کامیابی پانے والے

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ 286 آیات پر مشتمل ہے۔ آج کے درسِ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۴ کا دوسرا حصہ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ یعنی آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور آیت نمبر ۵ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یوں متقین کے آج پانچ اوصاف ان شاء اللہ کمپلیٹ ہو جائیں گے۔

محترم مرد و خواتین

آج آپ کے سامنے وہ اسلوب جو خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا وہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ یوقنون جس کا معنی یقین کا آتا ہے اس کا مطلب کیا ہے؟ یقین علم کی اُس پختگی کا نام ہے جس میں شک و شبہ کا گزر نہ ہو۔ اور جب کسی چیز کا علم اِتنا پختہ ہو جائے تو وہ عقل، دل و ارادے کو مسخر کر لیتا ہے۔ یقین کرنے والا انسان اُس کے برعکس نہ سوچ سکتا ہے نہ کچھ کر سکتا ہے۔ ایسا یقین آخرت پر رکھنے کو خالق کائنات وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ میں ارشاد فرما رہا ہے۔

محترم مرد و خواتین

اگر کوئی مسلمان اِس مرتبہ پر فائز ہو جائے تو خدا کی قسم عمل کی شاہراہ پر جب قدم اٹھانے کی سوچے گا تو پہلے نتائج کا اندازہ ضرور لگائے گا۔ جب وہ اس کیفیت کا مالک ہو جائے تو قول اور عمل کا تضاد ختم ہو جائے گا۔ اور اُس کے سامنے دنیا کی زندگی

www.waseemziyai.com

اور اُس کی عیش و عشرت ہیچ ہو جائے گی اور دنیا کی تکلیف کو تکلیف نہیں سمجھے گا بلکہ ہر وقت آخرت کی زندگی اور اعمال کے حساب و کتاب اور جزا و سزا اُس کے پیش نظر رہے گی۔ ہاں! یہی وہ عقیدہ آخرت ہے جس کی وجہ سے انسان کی ظاہری و باطنی حالت خلوت و جلوت میں یکساں ہو سکتی ہے۔ مکان اور دکان کے بند دروازوں میں بھی احساس رہے گا کہ کوئی دیکھنے والا مجھے دیکھ رہا ہے اور لکھنے والا میرے اعمال کو لکھ رہا ہے۔

محترم مرد و خواتین

یہی وہ عقیدہ ہے جس پر مکمل عمل کرنے کی وجہ سے اسلام کے ابتدائی دور میں ایسا پاکیزہ معاشرہ پیدا ہوا کہ مسلمانوں کی صورت، چال چلن دیکھ کر لوگ دل و جان سے اسلام کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ ہائے افسوس! ایک طرف تو ہم قیامت کے دن پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف نمازوں کا نہ پڑھنا، کاروبار میں ڈنڈی مارنا، ناپ تول میں کرپشن کرنا، جھوٹ، بہتان، چغلی اور غیبت کا عادی بننا کیا یہ کھلا تضاد نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اصلاح فرمائے۔

محترم مرد و خواتین

آیت نمبر ۵ میں وہ حضرات جو ان پانچ اوصاف سے متصف ہیں اُن کی شان کو بیان کیا جا رہا ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور کامیاب و کامران ہیں۔ الحمد للہ! آج سورہ بقرہ کی پانچ آیات مکمل ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ درس قرآن کے اس سلسلے کو اپنے فضل و کرم سے جاری و ساری رکھے۔

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۰

سورہ بقرہ آیت نمبر ۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (۶)

اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَیْهِمْ
بیشک	جنہوں نے	کفر کیا	برابر ہے	ان پر

ءَاَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ
آپ ڈراؤ اُنہیں	یا	نہ ڈراؤ اُنہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے

بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم اُنہیں ڈراؤ
یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں

محترم مرد و خواتین

قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید کی سب سے بڑی اور ترتیب کے اعتبار سے دوسری سورت یعنی سورہ بقرہ کے متعلق درسِ قرآن سماعت فرمارہے تھے ۔جس میں آیت نمبر ۳ اور ۴ میں متقی و پرہیزگار لوگوں کے پانچ اوصاف ذکر کئے گئے تھے اور آیت نمبر ۵ میں

www.waseemziyai.com

جو ان پانچ اوصاف سے متصف ہیں ان کی عظمت وشان کو بیان کیا گیا ہے۔ آج آیت نمبر ٦ کے حوالے سے درسِ قرآن آپ حضرات سماعت فرمائیں گے اس آیت میں گلے سڑے متکبر اکڑ مزاج ضدی کافروں کا تذکرہ ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بے شک جنھوں نے کفر کیا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے تبلیغ کریں یا نہ کریں دونوں برابر ہیں لَا يُؤْمِنُوْنَ یہ گلے سڑے متکبر اکڑ مزاج ضدی کافر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس سے ملتا جلتا انداز سورہ یونس کے اندر بھی موجود ہے جیسے خالق کائنات نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ جن لوگوں پر تیرے رب کی بات پکی ہو چکی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ اگرچہ آجائیں ان کے پاس ساری نشانیاں حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ جب تک کہ نہ دیکھ لیں ہمارا دردناک عذاب (سورہ یونس آیت نمبر ٩٦،٩٧) اور سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے آئیں اہل کتاب کے پاس ہر ایک دلیل مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ پھر بھی نہیں پیروی کریں گے آپ کے قبلے کی۔

(سورہ بقرہ آیت نمبر ١٤٥)

محترم مرد وخواتین

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ٦ میں ان بدبختوں کا تذکرہ ہے جو علمِ الٰہی کی فہرست میں کافر ہیں جیسے ابو جہل، ابو لھب وغیرہ۔ ان کی مثال کوئلہ کی طرح ہے جناب معلوم ہے

www.waseemziyai.com

کوئلہ سیاہ ہوتا ہے۔اب اگر کوئی شخص اسکو پانی سے دھونے لگے تو کیا کوئلہ سفید ہو جائے گا ہرگز نہیں ہو گا۔اسی طرح سُوَر نجس العین ہے یعنی سر تا پا مکمل ناپاک ہے اُسکا لعاب جلد سر کھال بال گوشت سب ہی نجس ہے۔اب اگر کوئی شخص پانی صابن شیمپو اور کیمیکل سے اس کو دھونے لگ جائے تو کیا سُوَر پاک ہو جائے گا ہرگز نہیں۔ پس بلاتشبیہ خالقِ کائنات اپنے حبیب ﷺ کو یہ بتلانا چاہ رہا ہے ان بدبختوں کے سامنے تبلیغ کرنے سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔یعنی یہ اسلام قبول نہیں کریں گے۔

محترم مرد و خواتین

کہیں آپ یہ نا سمجھ لیں کہ موجودہ کافروں کے سامنے اسلام کی تبلیغ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہمیں کافروں کے سامنے اسلام کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے یہ اسلئے کیونکہ ہمیں اسکا علم نہیں ہے کہ کونسا ایسا کافر ہے جو علمِ الٰہی کی فہرست میں کافر شمار ہو چکا ہے اس بات کا علم تو صرف اللہ کو ہی ہے اور اللہ کے بتلانے سے رحمتِ عالم ﷺ کو۔ اگر کسی طرح علم دے بھی دیا جاتا تو پھر بھی تبلیغ کا ثواب تو ملتا۔ اب آپ کے ذہنوں میں یہ سوال قائم ہو گا وہ کافر جو علمِ الٰہی کی فہرست میں کافر شمار ہو چکے ہیں پھر بھی رحمتِ عالم ﷺ ان کے سامنے تبلیغ کیوں فرماتے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے ایک تو حجت تمام ہو جائے اور قیامت کے دن ان کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے۔جیسا کہ خالقِ کائنات نے سورہ نساء میں ارشاد فرمایا: ہم نے انبیاء و رُسل کو بھیجا۔

www.waseemziyai.com

لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ۔ تا کہ اللہ کی بارگاہ میں لوگوں کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہیں۔ (سورہ نساء آیت نمبر ۱۶۵) سورہ طٰہٰ میں خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا۔ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰی یعنی اگر ہم اُنھیں رسول کے آنے سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل و رُسوا ہونے سے پہلے ہی تیری آیتوں کی پیروی کر لیتے۔ (سورہ طہٰ آیت نمبر ۱۳۴)۔ دوسرا یہ ہے کہ نبی کی ذات مبلغِ اعظم ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تبلیغ کا ثواب ضرور ملے گا۔ اگر ہم کسی کو نماز کی تبلیغ کریں سامنے والا نماز نہیں پڑھتا تو کیا ہم کو ثواب نہیں ملے گا اگر اخلاص ہے تو ضرور ملے گا جب ہم نکموں کو ثواب ملتا ہے تو جن کا فیض تمام عالم کو مل رہا ہے اور ہم سب انھی کا صدقہ کھا رہے ہیں۔ اُن کو کیسے نہیں ملے گا۔

محترم مرد و خواتین

آج کے درسِ قرآن میں یہ آخری بات بتلانی ہے کہ سورہ بقرہ کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسکینِ قلب کے لئے تسلی دے رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے ایمان نہ لانے سے غمگین نہ ہو۔ آپ نے تو اپنا حق ادا کر دیا آپ کو پورا اجر ملے گا محروم تو وہ بد نصیب ہے۔

اے میرے مولا! درسِ قرآن سننے کے صدقے ہم سب کی آخرت کو سنوار دے۔ آمین۔

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۱

سورہ بقرہ آیت نمبر ۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۷﴾

خَتَمَ اللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوْبِهِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَ
اللہ نے مہر لگادی	پر	اُن کے دلوں	اور	پر	اُن کے کانوں	اور

عَلٰٓى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ
پر	اُن کی آنکھوں	پردہ	اور	اُن کیلئے	بڑا عذاب

اللہ نے اُن کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور اُن کی آنکھوں پر پردہ اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے

محترم مرد و خواتین

قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید کی سب سے بڑی اور ترتیب کے اعتبار سے دوسری یعنی سورہ بقرہ کے متعلق درسِ قرآن سماعت فرمارہے تھے۔ جس میں آیت نمبر ۳، ۴ میں متقی و پرہیزگار لوگوں کے پانچ اوصاف ان کی عظمت و شان کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر آیت نمبر ۶ میں گلے سڑے متکبر اکڑ مزاج کافروں کا تذکرہ ہے۔ اور آیت نمبر ۷ اسی کا

www.waseemziyai.com

تسلسل ہے۔ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسے گلے سڑے متکبر اکڑ مزاج ضدی کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ایسے کافروں کے لیے بڑا عذاب ہے۔

محترم مرد و خواتین

خَتَمَ یعنی مہر لگادی اس سے مراد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے واضح دلائل اور روشن معجزات سے حق کو نکھار کر رکھ دیا۔ قرآنِ مجید وفرقانِ حمید کی دل ہلادینے والی آیتیں سنا سنا کر ہدایت اور گمراہی کے راستوں کو الگ الگ کردیا اور پیارے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تبلیغ کا حق ادا کردیا پھر بھی یہ کفار اپنے کفر پر بَضِد رہے تو اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی پتا چلا خالقِ کائنات کا مہر لگانا یہ نتیجہ ہے تکبر، ضد، مسلسل انکار اور حق کی مخالفت کا۔ جب مہر لگ جائے تو دل سے حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت سلب ہوجاتی ہے۔ آنکھیں دیکھتی تو ہیں مگر عبرت حاصل نہیں کرتی، کان سنتے تو ہیں مگر نصیحت قبول نہیں کرتے۔ اس حقیقت کو قرآنِ کریم نے متعدد موقعوں پر اس قدر واضح فرمایا ہے کہ غلط فہمی کی گنجائش تک باقی نہیں چھوڑی مثلاً ایک جگہ ارشاد فرمایا بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ (سورہ نسآء آیت ۱۵۵) ان کے کفر وانکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی۔ یعنی پہلے سے ان کے دل مہر شدہ نہ تھے بلکہ

www.waseemziyai.com

ان کے کفر و انکار اور اس پر اُن کے شدید اِصرار کی پاداش میں اُنہیں اس نعمت سے محروم کر دیا گیا۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا : **كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ** (سورہ مطففین آیت ۱۴) ان کے دلوں پر میل چڑھا دیا گیا ان کے اپنے کرتوتوں کی بنا پر۔

محترم مرد و خواتین

حدیث شریف میں آتا ہے کہ پیارے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رب کی بارگاہ میں بار بار اس انداز میں دعا کرتے تھے **یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ** یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے اگر وہ گناہ سے توبہ کرے تو وہ سیاہی دل سے مٹ جاتی ہے، اگر توبہ نہ کرے مزید گناہ کرے تو وہ سیاہ نقطہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ جناب دل کا سیاہ ہو جانا اور سنگ دل ہونا یہ قلب پر مہر لگنے کے اثرات ہیں۔ جب دل سیاہ ہو جائے تو انسان پتھر دل ، ہٹ دھرم ، متعصب اور فکر آخرت سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قَسَاوَۃِ قلب یعنی دل کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگی اور دل کا موم و نرم ہو جانا خدا کی عظیم نعمت قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے سماعتِ درسِ قرآن کے صدقے ہمارے دلوں کو موم و نرم فرما اور حق کو قبول کرنے والا بنا۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۲

سورہ بقرہ آیت نمبر ۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ (۸)

وَ	مِنْ	النَّاسِ	مَنْ	یَّقُوْلُ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ
اور	کچھ	لوگ	جو	کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے	اللہ پر

وَ	بِالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِیْنَ
اور	دن پر	آخرت	اور	نہیں	وہ	ایمان والے

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آئے پر وہ ایمان والے نہیں ہیں

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع کا آغاز ہو رہا ہے۔ آیت نمبر ۸ سے ۲۰ تک ٹوٹل تیرہ آیتیں منافقین کے متعلق نازل ہوئیں۔ آج آپ کے سامنے آیت نمبر ۸ کا درس ہو گا۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ یعنی کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ہم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ لیکن وہ

www.waseemziyai.com

مسلمان نہیں بلکہ منافق ہیں۔ جناب ایک اور مقام پر منافقین کے متعلق اللہ رب العزت نے مکمل ایک سورت کو نازل فرمایا اور اُس کا نام سورہ منافقون ہے خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ جب منافق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آتے ہیں قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ اور اللہ اس بات کو جانتا ہے کہ آپ ہمارے رسول ہیں وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ہاں اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

محترم مرد و خواتین

منافق وہ ہے جو زبان سے اسلام ظاہر کرے لیکن دل میں کفر ہو۔ ایسا شخص کافر سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ اسلام کا حلیہ اختیار کر کے اور اپنا پن ظاہر کر کے ہم مسلمانوں کو ڈستا ہے۔ گویا وہ آستین کا سانپ ہے جس کو ہم دودھ پلا رہے ہوتے ہیں۔ خالقِ کائنات نے ایسے لوگوں کے متعلق سورہ نساء میں ارشاد فرمایا: اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۔ (آیت ۱۴۵) یعنی بے شک منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔ جناب جہنم میں سب سے نچلا طبقہ عذاب کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخت ترین ہوگا۔

محترم مرد و خواتین

مکی زندگی میں منافقوں کا وجود نہیں تھا ہاں مدنی زندگی میں بہت سے ایسے افراد جو اسلام کو پسند نہیں کرتے تھے پھر بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان مسلمان ظاہر

www.waseemziyai.com

کرتے تھے، ایسے افراد دو قسم کے تھے۔ ایک تو وہ جو اسلام کی روز افزوں ترقی دیکھ کر فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو مسلمان بتاتے تھے۔ دوسرے وہ بد باطن حاسد جو کھلے طور پر اسلام کا مقابلہ کرنے سے عاجز تھے، وہ مسلمانوں میں شامل ہو کر سازشوں اور فتنہ انگیزیوں کا جال بچھا کر مسلمانوں کو پریشان کرنا چاہتے تھے۔

محترم مرد و خواتین

یہ آیتِ کریمہ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ مدینہ طیبہ میں مشرکین کے دو جنگجو قبیلے اوس اور خزرج بہت زیادہ مشہور تھے، انہیں مدینہ طیبہ پر کنٹرول تھا، صدیوں سے ان دونوں کے درمیان جھگڑا تھا جبکہ مدینہ طیبہ میں معاشی طور پر کنٹرول یہودیوں کا تھا اور یہودی تعداد میں کم تھے۔ یہودی دونوں قبائل کو لڑواتے رہتے تھے تاکہ معاشی کنٹرول اِنہی کا رہے اور یہ دونوں قبائل محتاج و فقیر بن کر ہمارے ماتحت زندگی گزاریں۔ لیکن جب اوس اور خزرج کے اکثر افراد نے اسلام قبول کر لیا تو یہودی سازش ناکام ہوگئی کیونکہ رحمتِ عالم علیہ الصلوۃ والسلام نے اوس اور خزرج کو ایک جسم کے مانند کر دیا۔ خالقِ کائنات نے سورہ حجرات میں ارشاد فرمایا: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (آیت ۱۰) یعنی بیشک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پھر جب مدینہ طیبہ میں اسلامی ریاست قائم ہونے لگی اور سن دو ہجری غزوہ بدر میں مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوگئی تو خزرج قبیلے کا ایک سردار عبد اللہ بن ابی نے

www.waseemziyai.com

ظاہری طور پر اسلام کو قبول کیا جو حقیقت میں کافر تھا۔ اُس کے ساتھ اوس، خزرج اور یہودی کے کچھ افراد بھی شامل ہو گئے یہ مکمل ٹولا منافقین کا تھا، جن کا سردار عبداللہ بن ابی تھا۔

محترم مرد و خواتین

آپ کے ذہنوں میں یہ سوال قائم ہو گا منافق کا حلیہ اور ظاہر ہمارے جیسا ہوتا ہے تو ہم کیسے پہچانیں گے کہ فلاں منافق ہے۔ جناب منافق کو پہچاننے کے دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ وحی الٰہی ہے اور یہ طریقہ رحمتِ عالم علیہ الصلوۃ والسلام کے پردہ فرمانے کے بعد منقطع ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کسی پر وحی نازل نہیں ہو سکتی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں خالقِ کائنات نے سورہ احزاب میں واضح انداز میں ارشاد فرمادیا: وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یعنی آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

دوسرا طریقہ! منافق اسلام، توحید و رسالت کا دعویٰ تو کریگا لیکن کسی اسلامی عقیدے کا انکار کرے گا یا پھر اسلامی اعتقادات میں سے کسی کی شکل و صورت کو اپنی من مانی چاہت کے تحت تبدیل کر دے گا ایسے افراد بلاشبہ آج کے دور کے منافق ہیں۔ مسلمانوں پہچانو اپنے اردگرد کے لوگوں کو اگرچہ وہ نمازی ہوں کہیں ایسا تو نہیں کہ اسلامی اعتقادات کو مسخ کر کے پیش کر رہے ہیں۔ ایسے افراد سے دوستی کرنا یقیناً ناجائز و حرام ہے۔ اور اگر وہ مُقرِر ہیں تو اُن کے دُرُوس و خطابات بھی سننا جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو منافقین کے نفاق و شر سے محفوظ رکھے۔ امین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۳

سورہ بقرہ آیت نمبر ۹،۱۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾

یُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا
وہ دھوکا دیتے ہیں	اللہ	اور	جو	ایمان لائے	اور	نہیں

یَخْدَعُوْنَ	اِلَّآ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا	یَشْعُرُوْنَ
دھوکا دیتے ہیں	مگر	اپنی جانوں کو	اور	نہیں	شعور رکھتے

وہ دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں
دھوکا نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور اُن منافقین کو اس بات کا شعور نہیں

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾

فِیْ	قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	فَـ	زَادَهُمُ	اللّٰهُ	مَرَضًا
میں	اُن کے دل	بیماری	تو	بڑھادی اُن کی	اللہ	بیماری

www.waseemziyai.com

وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	بِمَا	كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ
اور	اُن کے لیے	عذاب	دردناک	اس وجہ سے جو	جھوٹ بولتے تھے

اُن کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے اُن کی بیماری اور بڑھائی اور اُن کے
لیے دردناک عذاب ہے بدلہ اُن کے جھوٹ کا

محترم مرد و خواتین

آج کے درسِ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۹ اور ۱۰ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اِس لیے آج کا درس دو حصوں پر مشتمل ہوگا۔ پہلا حصہ آیت نمبر ۹ پر مشتمل ہے۔ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ یہ بدباطن منافق اللہ تعالیٰ کو دھوکا و فریب دینا چاہتے ہیں، یہاں کہا جارہا ہے کہ دھوکا دینے والے منافق ہیں اور جس کو دھوکہ دیا جارہا ہے وہ اللہ کی ذات ہے۔ جناب اللہ کی ذات کو دھوکہ کون دے سکتا ہے؟ اِس لیے ائمہ تفاسیر نے اس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس مراد لی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ کے ذکر کے بعد نبی کا تذکرہ نہیں بلکہ مؤمنین کا تذکرہ ہے جو واضح کررہا ہے جس کو دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدس ہے۔ معلوم ہوا ذکر کیا گیا اللہ کی ذات کو لیکن مراد رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔ اور یہ انداز قرآن سے ثابت ہے۔ جیسے خالقِ کائنات نے سورہ نسآء میں ارشاد فرمایا: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (آیت ۸۰)

www.waseemziyai.com

اس مقام پر رسول کی اطاعت کو خالقِ کائنات نے اپنی اطاعت قرار دیا۔ اور سورہ فتح میں ارشاد فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یعنی بیشک جنہوں نے آپ کی بیعت کی در حقیقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بیعت کی۔ (آیت ١٠) مذکورہ مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسول سے بیعت کرنا اپنی بیعت قرار دیا۔ سورہ انفال میں ارشاد فرمایا: وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی یعنی اے محبوب (غزوہ بدر میں کفار پر) جو خاک آپ نے پھینکی وہ آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی۔ (آیت ١٧)

محترم مرد و خواتین

خالقِ کائنات نے آگے ارشاد فرمایا: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ اور بد باطن حسد کرنے والے منافق مسلمانوں کو بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ منافق رسول اور مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے کیونکہ اللہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے مکر، دھوکہ اور فریب سے مطلع کر دیا ہے اور یہ منافق اپنے گمان میں سمجھ رہے ہیں کہ رسول اور مسلمانوں کو اس بات کا علم نہیں۔

محترم مرد و خواتین

دوسرا حصہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر دس پر مشتمل ہے۔ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یعنی ان منافقوں کے دلوں میں بیماری ہے۔ اس مقام پر بدعقیدگی کو بیماری سے تعبیر کیا گیا امراض کی دو قسمیں ہیں۔

www.waseemziyai.com

(۱) جسمانی و ظاہری بیماری (۲) روحانی و باطنی بیماری۔

(۱) جسمانی و ظاہری بیماری ۔ جیسے بخار، نزلہ اور کھانسی وغیرہ۔ ان بیماریوں کا علاج ڈاکٹر کے پاس ہوتا ہے۔

(۲) روحانی و باطنی بیماری ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے جو بہت بڑی بیماری ہے جیسے کفر، شرک ۔ دوسری بیماری بڑی تو ہے لیکن کفر و شرک کے مقابلہ میں چھوٹی ہے جیسے بے نمازی ہونا، شرابی ہونا، جواری ہونا، جھوٹ بولنا، تہمت باندھنا اور بہتان لگانا وغیرہ۔ ان روحانی امراض کا علاج بارگاہِ رسالت ﷺ سے ہوتا ہے جو چاہتا ہے اِن امراض سے چھٹکارا مل جائے وہ دربارِ مصطفیٰ ﷺ کا اطاعت گزار اور وفادار بن جائے۔ ان شاء اللہ ان امراض سے نجات پالے گا۔ لیکن جناب آیتِ کریمہ میں بیماری سے مراد کفر و شرک ہے۔ آگے ارشاد فرمایا: **فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ** تو اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کی بیماری کو مزید بڑھادیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے یہ بدلہ ہے ان کے جھوٹ کا۔ آخر میں خالقِ کائنات کی بارگاہ میں التجا ہے۔

اے اللہ! ہم سب کو نفاق عملی و اعتقادی سے محفوظ رکھ۔ اور دربارِ مصطفیٰ ﷺ کا وفادار بنا۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۴۲

سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۱، ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (۱۱)

وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوْا	فِي
اور	جب	کہا جائے	اُن سے	تم فساد نہ کرو	میں

الْاَرْضِ	قَالُوْٓا	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ
زمین	کہتے ہیں	صرف	ہم	اصلاح کرنے والے

اور جب اُن سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (۱۲)

اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ	وَ	لٰكِنْ	لَّا	يَشْعُرُوْنَ
خبردار	بیشک وہ	وہ	فساد کرنے والے	اور	لیکن	نہیں	سمجھ رکھتے

خبردار بیشک وہی فسادی ہیں مگر وہ سمجھ نہیں رکھتے

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کے متعلق آپ درسِ قرآن سماعت فرمارہے تھے آیت نمبر ۸ تا ۲۰ ٹوٹل تیرہ آیات میں منافقین کا تذکرہ ہے۔ آیت نمبر ۸، ۹ اور ۱۰ کی تفصیل پچھلے درسِ قرآن میں آپ حضرات نے سماعت فرمالی تھی۔ آج کے درسِ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۱ اور ۱۲ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اور جب مسلمان اِن منافقوں سے کہتے ہیں۔ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ زمین میں فساد مت کرو۔ جناب میں آپ کے سامنے فساد کی وضاحت کرنے لگا ہوں۔ فساد دو قسم کے ہیں ایک تو قتل و غارت گری، چوری چکاری، رہزنی ڈکیتی، اغوا اور بدکاری وغیرہ۔ اس مقام پر فساد سے بالخصوص دوسری قسم مراد ہے یعنی یہود، نصاری، ہنود سے دوستی رکھنا اور دوستی کی خاطر صلح کل بن جانا اور اظہارِ حق سے باز رہنا، مسلمانوں کی بہ نسبت غیر مسلموں کے مفادات کو ترجیح دینا اور اُن کو خوش کرنے کے لیے پیغاماتِ قرآن و سنت کو نظر انداز کر دینا۔ یہ سب فساد کی صورتیں ہیں جس سے خالقِ کائنات نے منع فرمایا پھر جب قرآنی اصطلاح میں فسادی بن گیا تو اب یہ نتیجہ نکلے گا کہ وہ عورتوں کی آزادی کے لیے نعرے لگائے گا لیکن مقصد بے غیرتی اور بے حیائی کو پھیلانا ہے۔ میوزک اور ڈانس کو فن و ٹیلنٹ کا نام دیکر حرام کاموں کو پروموٹ کرے گا، انسانیت کے نام پر اسلام کو مٹائے گا، تہذیب و تمدن کا نام لے کر اسلام پر اعتراض کرے گا، توحید کا نام لے کر شانِ

www.waseemziyai.com

رسالت کا منکر بنے گا، قرآن کا نام لے کر احادیث مبارکہ کا انکار کر بیٹھے گا یہ سب صورتیں فَسَادفِی الْاَرض میں شامل ہیں۔ یہ سارے طریقہ واردات منافقین کا شیوہ ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص اپنا محاسبہ کرے کہ کہیں ہم اُن کے سپورٹر تو نہیں بن رہے۔ الامان والحفیظ

محترم مرد و خواتین

آگے خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: کہ جب مسلمان فَسَادفِی الْاَرض سے منع کرتے ہیں **قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ** تو یہ منافقین کہتے ہیں ہم فسادی نہیں بلکہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں بلکہ ہم ہی تو ہیں امن اور اصلاح کے لیے کوشش کرنے والے۔ جناب ایک تو ایسا فسادی ہوتا ہے جو اپنے آپ کو فسادی سمجھ رہا ہے لیکن یہ منافقین اپنے فساد کا نام اصلاح اور سنوارنا رکھتے ہیں اس لیے یہ عام فسادی سے بڑے فسادی ہیں۔

محترم مرد و خواتین

غیر مسلموں سے یارانہ رکھنے سے قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید نے واضح الفاظ میں منع فرمادیا۔ خالقِ کائنات نے سورہ نسآء میں ارشاد فرمایا: **یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ** اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ (آیت ۱۴۴) اور دوسرے مقام پر قرآن میں واضح کیا گیا کہ کافر آپس میں ایک دوسرے کے دوست و حمایتی ہیں۔ خالقِ کائنات سورہ انفال میں ارشاد فرماتا ہے: **وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ** اور

www.waseemziyai.com

کافر آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ (آیت ۷۳) جناب قرآن کے اتنے واضح پیغامات کے باوجود ہم ان ظالموں سے امیدیں لگائیں تو ہم سے بڑا احمق و بیوقوف کون ہو گا۔

محترم مرد و خواتین

جب مسلمانوں نے کہا فساد مت کرو تو جواباً منافقوں نے کہا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر ۱۲ میں ارشاد فرمایا: اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ یہ کیا کہتے ہیں کہ یہ فسادی نہیں! میں رب ہو کر کہتا ہوں کہ یہ فسادی ہیں۔ جناب یہ وہ لوگ ہیں جن کے نزدیک نفع و نقصان پرکھنے کی کسوٹی صرف دنیا کا عیش و آرام اور عزت و جاہ ہے، منافقین کے نزدیک وہ عظیم جانثاران جنہوں نے اپنے دین و ایمان کے لیے اپنی دولت و جان کو بدر، احد، یمامہ و کربلا میں قربان کر دیا وہ عقل و دانش سے محروم تھے۔ لیکن قرآنی فلسفہ کے مطابق حقیقت یہ ہے کہ یہ حضرات دانا و عقل مند تھے جنہوں نے فانی دیکر باقی کو لے لیا اور جان دیکر اپنے مالک کی رضا حاصل کر لی۔ منافقین سے بڑھ کر احمق کون ہے جنہوں نے چند روزہ زندگی کی راحتوں کے عوض اپنے آپ کو ابدی راحتوں بلکہ اپنے رب کریم کی خوشنودی سے محروم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو منافقین کے آلہ کار بننے سے محفوظ رکھے۔ آمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۵

سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ (۱۳)

وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَآ	اٰمَنَ	
اور	جب	کہا جائے	اُن سے	ایمان لاؤ	جیسے	ایمان لائے	
النَّاسُ	قَالُوْٓا	اَ	نُؤْمِنُ	كَمَآ	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَآ
لوگ	کہتے ہیں	کیا	ہم ایمان لائیں	جیسے	ایمان لائے	بیوقوف	خبردار
اِنَّهُمْ	هُمُ	السُّفَهَآءُ	وَ	لٰكِنْ	لَّا	يَعْلَمُوْنَ	
بیشک وہ	وہ	بیوقوف	اور	لیکن	نہیں	جانتے	

اور جب اِن منافقوں سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں

کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں خبردار! بیشک وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کے متعلق آپ درسِ قرآن سماعت فرمارہے تھے آیت نمبر ۸ تا ۲۰ ٹوٹل تیرہ آیات میں منافقین کا تذکرہ ہے۔ آج آیت نمبر ۱۳ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ خالقِ کائنات نے اس بات کو واضح کیا کہ جب اہلِ ایمان ان منافقوں کو ایمان کے متعلق کہتے ہیں۔ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ کہ تم صحابہ کے ایمان کی مانند ایمان لاؤ۔ تو یہ کہتے ہیں اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ کیا ہم ان احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں۔ جناب اُس زمانے کے منافقین صحابہ کرام کو قرآنی شہادت کے مطابق معاذ اللہ احمق و بیوقوف سمجھتے تھے۔ اور آج بھی کچھ لوگ روافض یا روافض کے آلہ کار بن کر صحابہ کرام پر سبّ و شتم کر کے اُن منافقین کی روش پر چل رہے ہیں۔ جبکہ اس آیتِ کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ایمان کی کسوٹی قرار دیا گیا ہے۔ جس شخص کا ایمان اُن کی طرح نہیں وہ بے ایمان ہے اور یہ حکم قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہے۔

محترم مرد و خواتین

صحابہ کرام کا بارگاہِ الٰہی میں اتنا عظیم مقام ہے کہ ان کے گستاخان کو خالقِ کائنات نے خود جواب دیا۔ بیشک منافق گستاخِ صحابہ کرام ہی احمق و بیوقوف ہیں۔ اگر آپ احادیثِ مبارکہ کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو یہ روایت بھی ملیں گی کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دینا کیونکہ تم میں سے

www.waseemziyai.com

کوئی شخص اُحُد پہاڑ کے برابر اللہ کی بارگاہ میں سونا خیرات کرے تو اس کا ثواب میرے کسی صحابی کے ایک یا آدھ مُد خرچ کرنے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۳۶۷۳) جناب ایک مُد تقریباً ایک کلو کے برابر ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگرچہ ہم اُحُد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات کردیں تب بھی صحابہ کرام کے ایک کلو خیرات کرنے کے برابر نہیں پہنچ سکتے۔ جناب اس حدیثِ مبارکہ کے پیش نظر یہ کہا جائے کہ ہماری کروڑ رکعات نفل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دو رکعت نفل کے برابر نہیں ہوسکتے تو بلکل درست ہے۔ کیونکہ عظیم صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں ایک لمحہ رہنا غیر صحابی کا ساری عمر کے عمل سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ شریف حدیث نمبر ۱۶۲) ایک حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو کہ جو میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں بکتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔ (ترمذی شریف حدیث ۳۸۶۶)

محترم مرد و خواتین

مذکورہ آیت سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جہاں صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا درست نہیں، وہاں! اہل بیت اور اولیاء کرام کی شان میں بھی گستاخی کرنا جائز نہیں۔ اہل بیت کے متعلق رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اِس میں سوار ہو گیا اُس نے نجات پالی۔ (مشکوۃ شریف حدیث نمبر ۵۹۲۰)

www.waseemziyai.com

اور اولیاء کرام کے متعلق ارشاد فرمایا: کہ رب کہتا ہے جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی تو میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ (مشکوۃ شریف حدیث نمبر ۶۵۰۲)

الحمدللہ! اہلسنت کا مسلک پاک، صاف وستھرا ہے۔ جس کی بنیادی تعلیم میں یہ داخل ہے کہ اپنے محسنین کا ادب و احترام کرنا لازم ہے۔ کیونکہ باادب بانصیب اور بے ادب بدنصیب۔ آخر میں گستاخانِ صحابہ کے لیے خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: **اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ** کہ بیشک صحابہ کرام کے گستاخ منافق ہی احمق و بیوقوف ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ تو ہمیں صحابہ کرام، اہلِ بیت اور اولیاءِ عظام کی تعظیم و توقیر کرنے کی سعادت عطا فرما اور موجودہ دور کے منافقین کے شر سے بچا۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۶

سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۴،۱۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا
نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (۱۴) اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (۱۵)

وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا
اور	جب	ملتے ہیں	جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

وَ	اِذَا	خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِهِمْ	قَالُوْٓا	اِنَّا
اور	جب	اکیلے ہوں	طرف	اپنے شیطانوں	کہتے ہیں	بیشک ہم

مَعَكُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ	اَللّٰهُ	يَسْتَهْزِئُ
تمہارے ساتھ ہیں	صرف	ہم	مذاق کرنے والے	اللہ	مذاق کی سزا دیگا

بِهِمْ	وَ	يَمُدُّ	هُمْ	فِيْ	طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ
ان کو	اور	ڈھیل دیتا ہے	اُن کو	میں	سرکشی میں	بھٹکتے رہیں

اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں اُن مسلمانوں کے ساتھ یونہی ہنسی مذاق کرتے تھے۔ اللہ اُن کی ہنسی مذاق کا بدلہ دے گا اور اُنہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کے متعلق آپ درسِ قرآن سماعت فرما رہے تھے آیت نمبر ۸ تا ۲۰ ٹوٹل تیرہ آیات میں منافقین کا تذکرہ ہے۔ آج آیت نمبر ۱۴ اور ۱۵ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا جب بد بخت منافق اہل اسلام سے ملاقات کرتے ہیں تو مسلمانوں کو کہتے ہم تو مسلمان ہیں لیکن جب شیطانوں کے درمیان ہوتے ہیں تو کہتے ہیں اِنَّا مَعَكُمْ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ جناب مذکورہ آیت کریمہ میں شیطان سے کیا مراد ہے میں اس کی وضاحت قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں۔ خالقِ کائنات نے سورہ انعام میں ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لیے دو قسم کے دشمن ہوتے ہیں شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ ایک انسانوں میں شیطان دوسرا جنات میں (آیت ۱۱۲) آیتِ کریمہ سے واضح ہوا جیسے شیطان جنات میں ہوتے ہیں ایسے ہی انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں ایک حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بارگاہِ پروردگار میں عرض کی ہم جِنّ و انس کے شیاطین سے مولا تیری پناہ مانگتے ہیں۔ تو غالباً اُس وقت صحابہ کرام یہ سمجھ رہے تھے کہ شیطان فقط جِنّ سے ہوتا ہے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں۔ (نسائی شریف حدیث نمبر ۵۵۰۷) یہاں سے یہ بھی واضح ہو گیا جو انسان نماز پڑھنے سے روکتا ہے اور برائی

www.waseemziyai.com

کی دعوت دیتا ہے وہ بھی شیطان ہے۔ لیکن اب تک میں نے آپ کے سامنے یہ واضح نہیں کیا کہ آیتِ کریمہ میں شیاطین سے کیا مراد ہے؟ آیت کریمہ میں شیاطین سے مراد وہ کفار ہیں، جو لوگوں کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

محترم مرد و خواتین

یہ آیتِ کریمہ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ صحابہ کرام کسی مقام سے گزر رہے تھے تو عبد اللہ بن ابی نے صحابہ کرام کو دیکھ کر اپنے چمچوں کو کہا دیکھو میں انہیں کیسے (معاذ اللہ) بیوقوف بناتا ہوں۔ اسی وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور اُن کے سامنے صحابہ کرام کی عظمت و شان بیان کرنے لگا۔ یہی عمل حضرت عمر فاروق و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے سامنے بھی کیا۔ پھر جب صحابہ کرام کی جماعت وہاں سے چلی گئی تو اپنے چمچوں کے درمیان کہنے لگا دیکھو کیسے میں نے ان کو (معاذ اللہ) بیوقوف بنایا۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ اطہر پر یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی۔

محترم مرد و خواتین

منافقین جب اپنے شیطانوں کے پاس ہوتے ہیں ایک تو یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور دوسرا یہ کہتے ہیں ہم اِن مسلمانوں سے استہزاء کرتے ہیں۔ جناب اس مقام پر میں نے لفظ استہزاء استعمال کیا جس کا معنی تمسخر، ہنسی کرنا اور مذاق اڑانا ہے۔

www.waseemziyai.com

آیت نمبر ۱۴ کے آخر میں استہزاء کی نسبت منافقین کی طرف ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ منافقین کہتے ہیں ہم مسلمانوں سے تمسخر، ہنسی مذاق کر رہے ہیں۔ لیکن آیت نمبر پندرہ کی ابتداء میں ارشاد فرمایا: اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ یعنی اللہ استہزاء فرماتا ہے۔ یہاں لفظِ استہزاء کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میرا رب استہزاء یعنی ہنسی، مذاق کرنے سے منزہ ومبرا ہے۔ تو آپ کہیں گے قرآن میں پھر استہزاء کی نسبت اللہ کی طرف کیوں کی گئی؟ تو اس کا جواب آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں جسکو آپ توجہ کے ساتھ ضرور سنیئے گا۔ جب کوئی شخص آپ کے ساتھ مکر وفریب کرے اور آپ اُس فریب سے بچ نکلیں تو آپ دھوکہ اور فریب کرنے والے کو جواباً کہتے ہیں میں نے فریب کا جواب فریب سے دیا۔ لیکن ذرا آپ غور کریں جو آپ سے دھوکہ کرنا چاہ رہا تھا وہ تو فریب تھا، پر آپ کا جواب درحقیقت فریب نہیں بلکہ فریب کا جواب تھا۔ اب آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ استہزاء کی نسبت منافقین کی طرف ہو تو مطلب ہنسی مذاق ہوگا لیکن جب اللہ کی طرف ہو تو جوابِ استہزاء یعنی سزا ہوگا۔ اور اگر آپ قرآن کا مطالعہ کریں تو ایسا ہی اسلوب ایک جگہ پر نہیں بلکہ متعدد مقامات پر ملے گا۔ میں آپ کے سامنے دو قرآنی مثالیں پیش کرنا چاہتا ہوں، خالقِ کائنات نے سورہ شوریٰ میں ارشاد فرمایا: وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا یعنی برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ (آیت ۴۰) میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں دیکھیں قرآن میں دو مرتبہ سیئہ یعنی برائی استعمال ہوا جبکہ پہلی

برائی جرم ہے اور دوسری اس کی سزا لیکن دونوں کو تعبیر سیئہ سے کیا گیا۔ سورہ بقرہ میں خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ یعنی جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اُسی کی مثل اُس پر زیادتی کرلو۔ (آیت ۱۹۴) میں پھر آپ کی توجہ چاہتا ہوں دیکھیں قرآن میں دومرتبہ زیادتی کا لفظ آیا پہلی زیادتی ظلم ہے، جبکہ دوسری عدل۔ الفاظ اگرچہ ایک ہیں لیکن مفہوم میں بہت بڑا فرق ہے۔ اسی لیے ہم کہیں گے آیت نمبر ۱۴ میں منافقین کا استہزاء جرم اور آیت نمبر ۱۵ کی ابتداء میں جو استہزاء کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے اس کا مطلب اللہ کی جانب سے سزا و گرفت ہے۔

محترم مرد وخواتین

آیت نمبر ۱۵ میں آگے خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ کچھ وقت کے لیے انہیں ڈھیل دیدیتا ہے تاکہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کی تعلیم مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۷

سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ (۱۶)

اُولٰٓئِكَ	الَّذِیْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰی	فَـ
یہ لوگ	جنہوں نے	خریدا	گمراہی کو	ہدایت کے بدلے	تو

مَا	رَبِحَتْ	تِّجَارَتُهُمْ	وَ	مَا	كَانُوْا	مُهْتَدِیْنَ
نہ	نفع دیا	ان کی تجارت	اور	نہ	وہ تھے	ہدایت والے

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی مگر اُن کی تجارت نے کوئی
نفع نہ دیا اور وہ صحیح راستہ نہ جانتے تھے

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ
وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ (۱۷)

مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ	الَّذِی	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ
اُن کی مثال	اسطرح کی ہے	جس نے	جلائی	آگ	تو جب

www.waseemziyai.com

اَضَآءَتْ	مَا	حَوْلَهٗ	ذَهَبَ	اللّٰهُ
اس نے روشن کر دیا	جو	اس کے ارد گرد	لے گیا	اللہ

بِنُوْرِهِمْ	وَ	تَرَكَهُمْ	فِيْ	ظُلُمٰتٍ	لَّا يُبْصِرُوْنَ
ان کے نور کو	اور	چھوڑ دیا انہیں	میں	اندھیروں	وہ نہیں دیکھتے

اُن کی مثال اِس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اُس سے آس پاس سب جگمگا اٹھا تو اللہ اُن کا نور لے گیا اور اُنہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (۱۸)

صُمٌّۢ	بُكْمٌ	عُمْىٌ	فَهُمْ	لَا يَرْجِعُوْنَ
بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ	نہیں لوٹیں گے

بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کے متعلق آپ درسِ قرآن سماعت فرما رہے تھے آج آیت نمبر ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى یہ وہ لوگ ہیں جن کے سامنے ایمان و کفر تھا لیکن ان ظالموں نے اسلام چھوڑ کر کفر کو اختیار کر لیا فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ تو اُنہوں نے نہایت خسارے اور گھاٹے کا

www.waseemziyai.com

سودا کیا جبکہ رحمتِ عالم ﷺ نے روشنی پھیلائی اور حق کو باطل سے، صحیح کو غلط سے، راہ راست کو گمراہیوں سے چھانٹ کر بالکل نمایاں کر دیا پر یہ منافق جو نفس پرستی میں اندھے ہو گئے تھے اِن کو روشنی میں کچھ نظر نہ آیا۔

محترم مرد و خواتین

آیت نمبر ۱۷ کو سمجھنے کے لیے پہلے ایک حدیثِ مبارکہ کا خلاصہ پیش کرنے لگا ہوں جناب دل چار قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو چمک دَمک رہا ہوتا ہے وہ مسلمان کا دل ہے۔ دوسرا ایسا دل جس پر غلاف چڑھا ہوا ہے وہ کافر کا دل ہے۔ تیسرا وہ جس کا دل الٹا ہو چکا ہے ایسا دل ایسے منافق کا ہے جس نے اسلام اس انداز سے قبول کیا کہ زبان سے تو اقرار کرتا ہے لیکن دلی طور پر سارے اعتقاداتِ اسلامیہ کا انکار کرتا ہے یا پھر کچھ کا اقرار کچھ کا انکار یا کسی اسلامی عقیدے کی تشریح ایسے انداز میں پیش کرتا ہے جو قرآن و سنت اور تواتر و تسلسل کے خلاف ہے۔ چوتھا وہ دل جو مخلوط ہو یعنی مذہبِ اسلام پر اسے یقین نہ ہو اور تردد کے دلدل میں پھنسا ہو کبھی اسلام کی طرف مائل ہو جائے اور کبھی کفر کی طرف آیت نمبر ۱۷ میں تیسری قسم کے اشخاص یعنی وہ جن کا دل الٹا ہو چکا مراد ہیں۔ اور آیت نمبر ۱۹ میں چوتھی قسم کے منافق مراد ہیں۔ آیت نمبر ۱۹ کے متعلق ان شاء اللہ درس آئندہ ہو گا۔ ابھی آیت نمبر ۱۷ کے متعلق درسِ قرآن آپ سماعت کر رہے ہیں

www.waseemziyai.com

خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: **مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا** ان منافقوں کی مثال ایسی ہے جیسے آگ کو روشن کیا **فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ** اب اُس آگ سے آس پاس سب روشن ہوگیا یعنی انہوں نے اسلام کو قبول کرلیا مگر پھر قلبی طور پر انکار کرنے لگے **ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ** تو اللہ تعالیٰ اُن کے نور کو لے گیا اور وہ تاریکیوں میں بھٹکتے رہے۔ جناب اللہ تعالیٰ نورِ ہدایت اُسی کا سلب کرتا ہے جو خود حق کا طالب نہیں ہوتا، خود ہدایت کے بجائے گمراہی کو اپنے لیے پسند کرتا ہے، خود صداقت کا روشن چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ جب ان ظالموں نے نورِ حق سے منہ پھیر کر ظلمتِ باطل ہی میں بھٹکنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُسی کی طرف پھیر دیا۔

محترم مرد و خواتین

آیت نمبر ۱۹ میں خالقِ کائنات نے یہ واضح فرمادیا یہ لوگ حق بات سننے کے لیے بہرے، حق گوئی کے لیے گونگے، حق بینی کے لیے اندھے ہو چکے ہیں۔ یہ اب دین کی طرف واپس آنے والے نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے قرآنِ مجید و فرقانِ حمید سمجھنے و سمجھانے کا سلسلہ جاری و ساری رہے۔ آمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۸

سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹، ۲۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَا مُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ

اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ (۱۹)

اَوْ	كَصَیِّبٍ	مِّنَ	السَّمَآءِ	فِیْهِ	ظُلُمٰتٌ	وَّ	رَعْدٌ
یا	جیسے تیز بارش	سے	آسمان	اُس میں	تاریکیاں	اور	گرج

وَّ	بَرْقٌ	یَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَهُمْ	فِیْٓ	اٰذَانِهِمْ	مِّنَ
اور	چمک	ٹھونس رہے ہیں	اپنی انگلیاں	میں	اپنے کانوں	سے

الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ الْمَوْتِ	وَ	اللّٰهُ	مُحِیْطٌۢ	بِالْكٰفِرِیْنَ
زور دار کڑک	موت کے ڈر سے	اور	اللہ	گھیرے ہوئے ہے	کافروں کو

یا اِن کی مثال آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح ہے جس میں تاریکیاں، گرج اور چمک ہے یہ ٹھونستے ہیں اپنی انگلیاں زوردار کڑک کے باعث موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں حالانکہ اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے

www.waseemziyai.com

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾

يَكَادُ	الْبَرْقُ	يَخْطَفُ	اَبْصَارَهُمْ	كُلَّمَآ	اَضَآءَ
قریب ہے	بجلی	اُچک کر لے جائے	اُن کی نگاہیں	جب کبھی	روشن ہوئی

لَهُمْ	مَّشَوْا	فِيْهِ	وَ	اِذَآ	اَظْلَمَ	عَلَيْهِمْ
اُنکے لیے	چلنے لگے	اس میں	اور	جب	اندھیرا ہوا	اُن پر

قَامُوْا	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	وَ
کھڑے رہ گئے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور لے جاتا	ان کی سماعت	اور

اَبْصَارِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
ان کی بینائی	بیشک	اللہ	پر	ہر ایک	چیز	قادر ہے

قریب ہے کہ اُن کی بینائی بجلی اُچک کر لے جائے جب ان کے لیے چمکتی ہے تو اُس کی
روشنی میں چلنے لگتے ہیں اور جب اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر
اللہ چاہے تو لے جائیں اُن کے سننے کی قوت اور بینائی کو بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کے متعلق آپ درسِ قرآن سماعت فرما رہے تھے آج آیت نمبر ۱۹ اور ۲۰ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ آپ نے پچھلے درسِ میں سنا تھا کہ دل کی چار قسمیں ہیں۔

www.waseemziyai.com

جن میں دل کی تیسری قسم کا بیان آیت نمبر ۱۷ میں سماعت کرلیا۔ اب دل کی چوتھی قسم یعنی دل کا مخلوط ہونا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا منافق جسے مذہب اسلام پر یقین نہ ہو اور تردد کے دلدل میں پھنسا ہو کبھی اسلام کی طرف مائل ہو جائے اور کبھی کفر کی طرف ایسے منافق کی مثال آیت نمبر ۱۹ میں دی گئی ہے۔ آیت کریمہ کو سمجھنے کے لیے کچھ باتیں آپ کے سامنے مجھے واضح کرنی پڑیں گی۔ جناب کسی بہادر شخص کو دیکھ کر کبھی آپ کہتے ہیں تم تو شیر کی طرح ہو، اسی طرح بیوقوف شخص کو دیکھ کر کہتے ہیں تم گدھے ہو، ان مثالوں میں ایک وہ ہے جس کو تشبیہ دی گئی اس کو مشبہ کہتے ہیں اور ایک وہ ہے جس سے تشبیہ دی گئی اس کو مشبہ بہٖ کہتے ہیں دونوں مثالوں میں شیر اور گدھا مشبہ بہٖ ہے چونکہ آیت نمبر ۱۹ میں خالقِ کائنات نے تشبیہ کا استعمال کیا اس لیے مجھے یہ دو مثالیں دینی پڑیں اگر آپ حضرات نے میری دی ہوئی مثالیں سمجھ لی ہیں تو اب آیت کریمہ سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ اب ہم نے قرآنی الفاظ پر غور کرنا ہے، پہلا لفظ صَيِّب جس کا معنی موسلادھار بارش، دوسرا لفظ ظُلُمٰت جس کا معنی اندھیریاں اور تاریکیاں ہیں، تیسرا لفظ رَعْدٌ جس کا معنی بادل کا گرجنا ہے، چوتھا لفظ بَرْقٌ جس کا مطلب بجلی کی چمک یعنی روشنی ہے۔ یہ چاروں الفاظ وہ ہیں جن سے تشبیہ دی گئی جن کو ہم مشبہ بہ کہتے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے جن کو تشبیہ دی گئی وہ کیا ہیں تو وہ آپ سنیں صَيِّب یعنی موسلادھار بارش سے مراد اسلام، ظُلُمٰت یعنی اندھیریاں اور رَعْدٌ یعنی بادل کا گرجنا ان

www.waseemziyai.com

دونوں سے مراد وہ مصائب ومشکلات ہیں جنہوں نے چاروں طرف سے اسلام کو گھیر لیا اور بَرْقٌ یعنی بجلی کی روشنی سے مراد جنگوں میں کامیابی وغیرہ ہیں۔ جس طرح بارش مردہ زمینوں کو نئی زندگی بخش دیتی ہے۔ قسم خدا کی اُسی طرح اسلام مردہ دلوں کو نئی زندگی دے دیتا ہے۔ لیکن یہ منافق جب مصائب و آلام کو دیکھتے ہیں تو کفر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور جب فتوحات اور کامیابیاں دیکھتے ہیں تو اسلام کی طرف جب انہیں اندھیرا محسوس ہوتا ہے تو ٹھہر جاتے ہیں پھر اندھیرے میں بجلی کی روشنی ہوتی ہے تو آگے بڑھنے لگ جاتے ہیں۔ جو باتیں میں نے پیش کیں اُس کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب آیت نمبر ۱۹ اور ۲۰ کا خلاصہ سماعت فرمائیں۔ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ان منافقوں کی مثال ایسی ہے جب رات کا خوب اندھیرا ہو گیا اور آسمان سے موسلادھار بارش ہونے لگی تو یہ منافق اندھیرے اور گرج کی وجہ سے کفر کے قریب ہونے لگتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اپنے اوپر مصائب و آلام منڈلاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ جب بجلی کی چمک سے اجالا ہو جائے اور فتوحات و آسانیاں نظر آتی ہیں تو اسلام کے قریب ہونے لگتے ہیں۔ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ جب بجلی زوردار کڑکے تو موت کے ڈر کی وجہ سے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈالنے لگتے ہیں۔ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ اور اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ آگے فرمایا يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی کو لے جائے كُلَّمَآ اَضَآءَ

www.waseemziyai.com

لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا جب بجلی کی وجہ سے روشنی ہوتی ہے تو یہ منافق چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جائے تو رک جاتے ہیں۔ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ اگر اللہ چاہے تو ان کے سننے کی قوت اور دیکھنے کی طاقت کو لے جائے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قدرت رکھتا ہے۔

آج الحمد للہ! اللہ کے فضل وکرم اور اس کے حبیب کے صدقے سورہ بقرہ کی بیس آیات دو رکوع مکمل ہوئے۔ اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۲۹

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۱،۲۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (۲۱)

یٰاَیُّھَا	النَّاسُ	اعْبُدُوْا	رَبَّکُمُ	الَّذِیْ	خَلَقَکُمْ	وَ
اے	لوگو	عبادت کرو	اپنے رب کی	جس نے	تمہیں پیدا کیا	اور

الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِکُمْ	لَعَلَّکُمْ	تَتَّقُوْنَ
جو	سے	تم سے پہلے	اس امید پر کہ تم	پرہیزگار بن جاؤ

اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے پیدا فرمایا تمہیں اور جو تم سے پہلے
تھے یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۲۲)

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَکُمُ	الْاَرْضَ	فِرَاشًا	وَّ	السَّمَآءَ
جس نے	بنایا	تمہارے لیے	زمین کو	بچھونا	اور	آسمان

بِنَآءً	وَّ	اَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجَ
چھت	اور	اتارا	سے	آسمان	پانی	پھر اس نے نکالا

www.waseemziyai.com

بِهٖ	مِنَ	الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ	فَـ
اس کے ذریعے	کچھ	پھلوں	رزق	تمہارے لیے	تو
لَا تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	وَّ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
نہ بناؤ	اللہ کے لیے	شریک	اور	تم	جانتے ہو

اور جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا
تو اُس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک نہ بناؤ

محترم مرد و خواتین

الحمدللہ! سورہ بقرہ کے دو رکوع مکمل ہو چکے آج سے تیسرے رکوع کا آغاز ہوگا۔ جناب اگرچہ قرآن کی دعوت تمام انسانوں کے لیے عام ہے مگر اُس دعوت سے فائدہ اٹھانا اپنی آمادگی پر اور اُس آمادگی کے مطابق اللہ کی توفیق پر منحصر ہے لہذا پہلے انسانوں کے درمیان فرق واضح کر دیا گیا کہ کس قسم کے لوگ اس کتابِ مقدس کی ہدایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کس قسم کے نہیں اٹھا سکتے۔ اب ان آیات میں اسلام کے بنیادی مقاصد یعنی توحید، صداقتِ قرآن اور حقانیتِ نبوت وغیرہ پر ایمان لانے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ آج ہمارے درسِ قرآن کا انتخاب سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱ اور ۲۲ ہے۔ دونوں آیات میں بنیادی طور پر پانچ چیزیں مذکور ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی خالقیت (۲) ربوبیت (۳) معبودیت (۴) نعمتوں کا تذکرہ (۵) کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرانا۔

www.waseemziyai.com

اسلام چونکہ کسی خاص قوم، ملک اور وقت کا دین نہیں بلکہ تمام اولادِ آدم کا تاقیامت دین ہے اس لیے خالقِ کائنات کی جانب سے خطاب کا انداز یَآاَیُّھَا النَّاسُ سے ہے جس کا مطلب ہے اے انسانو! یعنی آنے والا پیغام تمام انسانوں کے لیے ہے اور وہ پیغام عبادت کرنے کا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لیے ڈائیرکٹ ہے اور کفار کے لیے ایمان لانے کے بعد چونکہ جب تک کافر ایمان نہیں لاتا اُس وقت تک عبادت کا مکلف نہیں بنے گا۔ اگر آپ کسی ہندو مجوسی کو نماز پڑھنے کا حکم دیں تو وہ کیا جواب دے گا، یہی نا! کہ ہمارے مذہب میں نماز نہیں، نماز تو آپ کے مذہب میں فرض ہے، ہم مسلمان تھوڑی ہیں۔

محترم مرد و خواتین

خالقِ کائنات کے اس فرمان میں واضح کر دیا، نیک اعمال کرنا یہ عبادت ہے لیکن خود نیک اعمال پرہیزگاری نہیں ہیں۔ پرہیزگاری سے میری مراد خدا کے قریب ہو جانا جس کو ہم مرتبہ ولایت کہتے ہیں۔ ہاں عبادات نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ یہ تمام خدا کے قرب کا وسیلہ عظمٰی ہے۔ اور اصل مقصود خدا کے قریب، نزدیک اور محبوب بننا ہے اسی کا نام پرہیزگاری و ولایت ہے۔ جناب یہ بات ذہن نشین فرمالیں اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو رائیگاں نہیں کرتا جب بندہ اس کی عبادت میں مشقتیں جھیلتا ہے تو رب اسے اپنا قرب دے ہی دیتا ہے۔ لیکن شاذ و نادر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ اُسے اپنا قرب نہ دے کیونکہ ولایت رب کے احسان پر منحصر ہے۔ یہ بات سمجھانے کے لیے آپ کے سامنے ایک

www.waseemziyai.com

مثال پیش کرتا ہوں کہ محکمہ موسمیات والے وہ بادل جو پانی سے بھرا ہوا کسی مقام سے گزر رہا ہو تو کہہ دیتے ہیں اس مقام پر بارش ہوگی لیکن ان کی یہ پیشن گوئی ہر بار درست نہیں ہوتی اس لیے کہ بادل کا برسنا خدا کی مشیئت پر موقوف ہے رب چاہے تو بارش ہو جائے نہ چاہے تو نہ ہو۔ ایسے ہی رب چاہے تو ولایت مل جائے نہ چاہے تو بندہ کتنی بھی کوشش کرلے اسے ولایت نہیں ملے گی۔ یہ بات بھی ذہن نشین فرمالیں کہ کبھی ولایت کسب کے بغیر وہبی انداز میں بھی مل جاتی ہے یعنی بندے نے عبادت نہیں کی پھر بھی رب نے اسے اپنا پیارا بنالیا یہ اکثر نگاہِ اولیاء سے ہوا کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی اپنے ذہنوں میں بٹھالیں جب رب کسی کو اپنا ولی بنالے، تو اب وہ بندہ عبادت سے غافل نہیں ہو سکتا۔

اس کا مطلب یہ ہوا اگر آج کے دور میں کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ولایت عطا کر دی ہے لیکن پھر بھی وہ عبادتوں سے غافل رہتا ہے تو یقیناً وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ مجھے بتائیں سرکارِ بغداد سیدنا غوث اعظم سے بڑا زاہد و عابد کون ہوگا لیکن جب شیطان نے کہا کہ آپ پر فرض معاف اور حرام حلال کر دیا گیا، تو غوث اعظم نے فوراً فرمایا یقیناً تو شیطان ہے۔ کیونکہ کوئی بھی شخص تعلیماتِ قرآن و سنت سے آزاد نہیں۔ اس بات کو اپنے ذہنوں میں بٹھالیں پرکھنے کا پیمانہ اور کسوٹی قرآن و سنت ہے۔ جس شخص کو ہم نے دیکھا قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے قسم خدا کی وہ ہمارے سر کا تاج، آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے۔ ہائے افسوس! دل خون کے آنسوں روتا ہے کہ

www.waseemziyai.com

آج مزاراتِ اولیاء پر ڈھول ڈھما کے ناچ گانے عام ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں، ایسی خرافات کرنے والے لوگ ہوش کے ناخن لیں ایسی خرافات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اہلسنت کے امام اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ نے ان تمام خرافات کو ایک مرتبہ نہیں بلکہ دسیوں مرتبہ لکھا یہ سب ناجائز و حرام ہے۔ ہاں مزاراتِ اولیاء پر جائیں تلاوتِ قرآن و درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کر کے رب ذوالجلال کی نعمتیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم مرد و خواتین

اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱ میں اپنی خالقیت و ربوبیت اور آیت نمبر ۲۲ میں دیگر نعمتوں کو ذکر کر کے یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ سب کچھ میری عطا سے ہے۔ اس لیے صرف میری عبادت کرو۔ اگر میں کرم نہ کرتا تو تم فنا کی دنیا سے وجود کی دنیا میں کیسے آتے۔ تمہیں پیدا کر کے تمہارے آرام و آسائش اور حیات و بقا کے سارے سامان فراہم نہ کرتا صرف تمہیں پیدا کر کے چھوڑ دیتا اپنے لطف و عنایت سے تمہارے رزق اور آسائش کا انتظام نہ کرتا تو تم پیدا ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے۔ تمہارا وجود میرے کرم کا صدقہ ہے تمہاری زندگی و بقا بھی میری رحمت کی محتاج ہے۔ ان تمام میں کسی اور کا کوئی حصہ نہیں تو جب میں ربوبیت و خالقیت میں لاشریک ہوں تو یقیناً لائق عبادت ہونے میں بھی لاشریک ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے ہم سب کو صحیح معنی میں قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۳۰

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۳، ۲۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَ ادْعُوْا

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۲۳)

وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	فِيْ	رَيْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا
اور	اگر	ہو تم	میں	شک	اُس سے جو	ہم نے نازل کیا

عَلٰى	عَبْدِنَا	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ	مِّنْ	مِّثْلِهٖ	وَ
پر	اپنے بندے	تو لے آؤ	ایک سورت	سے	اُس کی مثل	اور

ادْعُوْا	شُهَدَآءَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
بلالو	اپنے حمایتیوں کو	سے	اللہ کے علاوہ	اگر	ہو تم	سچے

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی
ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (۲۴)

www.waseemziyai.com

الَّتِیۡ	النَّارَ	فَاتَّقُوا	لَنۡ تَفۡعَلُوۡا	وَ	لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا	فَاِنۡ
جو	آگ	توڈرو	ہرگزنہ کرسکوگے	اور	تم نے نہ کیا	پھر اگر

لِلۡکٰفِرِیۡنَ	اُعِدَّتۡ	الۡحِجَارَۃُ	وَ	النَّاسُ	هَا	وَقُوۡدُ
کافروں کے لیے	تیار کی گئی	پتھر	اور	آدمی	اس کا	ایندھن

پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کے تیسرے رکوع کا آغاز ہو چکا جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدتِ خالقیت و ربوبیت سے توحیدِ الوہیت کا استدلال کیا گیا تھا۔جس کی تفصیل آپ حضرات گزشتہ درس میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱ اور ۲۲ کے تحت سن چکے ہیں۔ خالقِ کائنات کی وحدانیت بیان کرنے کے بعد آج کے درس میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۳ اور ۲۴ میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی بے مثل ولاجواب کتاب ہونے کی دلیل بیان کی جائے گی۔حضرات گرامی! خالقِ کائنات نے اپنے حبیب صاحبِ لولاک، مکینِ گنبد خضرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگنت و بے شمار معجزات عطا فرمائے، مگر ایک معجزہ ایسا عطا کیا جس کے لیے ابد تک حیات ہے یعنی وہ معجزہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔ قیامت تک آنے والے لوگ اُس سے فائدہ اُٹھاتے رہیں گے۔ وہ عظیم معجزہ اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآنِ مجید و فرقانِ

www.waseemziyai.com

حمید ہے۔ جس کا ہر ہر لفظ اپنے اندر بیش بہا خزانے لیئے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو جس قوم میں مبعوث فرمایا وہ قوم خطابت اور شاعری میں عروج اور ترقی کے تمام تر مقامات کو زیرِ پا کر چکی تھی۔ اور انہیں ایک ایک چیز کے اپنی زبان میں سینکڑوں الفاظ آتے تھے، الفاظ کے انتخاب، ترتیب و روانی میں بلندی پر فائز تھے۔ فصاحت و بلاغت میں دیگر اقوام پر اُنہیں برتری حاصل تھی۔ جب نظمیں، خطبے پڑھتے یا لکھتے تو برملا کہتے: **ھل من فصیح**، ہے کوئی ہم سے زیادہ فصیح۔ **ھل من شاعر**، ہے کوئی ہم سے بڑا شاعر۔ اور اس قوم کو اس حوالے سے اتنا ناز تھا کہ اپنے علاوہ ہر کسی کو عجمی یعنی گونگا کہتے تھے۔ ایسی قوم کے درمیان اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے قلبِ اطہر پر قرآن نازل فرمایا، تو اس قوم نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کتاب محمد مصطفیٰ ﷺ کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورہ طور میں ارشاد فرمایا: **فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ** (آیت ۳۴) اے کافرو اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو تو قرآن کی مثل کلام پیش کرو مگر عرب کے فصحاء و بلغاء عاجز ہو گئے۔ سورہ ھود میں ارشاد فرمایا: **قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ** (آیت ۱۳) پیارے آپ فرمائیں ان کافروں کو کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ مگر قرآن تو کلامِ خدا ہے کوئی شخص اس کی طاقت ہی نہیں رکھتا کہ کلامِ الٰہی کی برابری کر سکے اس لیے فصحاءِ عرب باوجود فصاحت و بلاغت میں یکتا ہونے کے قرآن شریف کی دس سورتوں کی مثال نہ پیش کر سکے۔ پھر

www.waseemziyai.com

خالقِ کائنات نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۳ میں کفار کو چیلنج کر دیا **وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ** اگر تمہیں شک ہے قرآن میں تو لے آؤ قرآن کی ایک ہی سورت کی مانند **وَ ادۡعُوۡا شُہَدَآءَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ** اگر تمہاری باتوں میں صداقت ہے تو تمام فصحاء وبلغاء جمع کر لو یہ میرا تم کو چیلنج ہے۔ لیکن کفار قرآن کی ایک چھوٹی سی سورت کی مثال بھی نہ لا سکے، ان کی شاعری دھری کی دھری رہ گئی، فصاحت و بلاغت دم توڑ گئی، اُنکے خطیب مفلوج ہو گئے، ان کا غرور اپنی موت آپ مر گیا۔ خالقِ کائنات نے سورہ بنی اسرائیل میں تو یہ چیلنج سارے انسانوں اور جنات کو کر دیا فرمایا: **قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِہٖ** پیارے آپ فرمادیں! اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے **وَ لَوۡ کَانَ بَعۡضُہُمۡ لِبَعۡضٍ ظَہِیۡرًا** اگرچہ مثل لانے میں ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔

حضرات گرامی! اگر ان میں بس ہوتا وہ طاقت رکھتے تو رب کے چیلنج کو قبول کرتے آج چودہ سو سال سے زائد کا عرصہ بیت چکا اسلام کے کروڑوں دشمن پیدا ہوئے اور آج بھی پیدا ہو رہے ہیں لیکن آج تک اس دھرتی پر کوئی مائی کا لال ایسا پیدا نہیں ہوا جو قرآن کی مثل لا سکے اور قرآنِ کریم کا یہ دعویٰ قیامت تک قائم رہے گا۔ اب کسی انصاف پسند عقلمند کے لیے یہ ماننے میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام

www.waseemziyai.com

ہے اور جس عبدِ مقدس پر قرآن نازل ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ رسول ہے اس ایک آیت نے قرآن کے کلام الٰہی ہونے اور حضور سرور عالم ﷺ کے رسول ہونے کی ایسی دلیل پیش فرمادی جس کے سامنے بڑے بڑے سرکش مخالفوں کی گردنیں جھک گئیں۔

محترم مرد وخواتین

نزولِ قرآن کے وقت عرب کے سات شعراء بہت زیادہ مشہور تھے ان میں ایک لبید بن ربیعہ بھی تھا اہل عرب اسے ملک الشعراء یعنی شاعروں کا بادشاہ کہتے تھے۔ جب وہ حالت کفر میں تھا سورہ کوثر دیوارِ کعبہ پر لکھی ہوئی دیکھی تو بے اختیار بول اٹھا ناممکن ہے کہ یہ کلام کسی انسانی دماغ کی کاوش ہو، وہ فوراً کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

محترم مرد وخواتین

خالقِ کائنات آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے: فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا اے کافرو! تم قرآن کی مثل ہرگز نہیں لا سکتے اور یہ تمہارے لیے ممکن ہی نہیں فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ تو پھر ڈرو جہنم کی آگ سے جس کا ایندھن انسان اور وہ پتھر جن کی تم پوجا کرتے ہو اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ یہ آگ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے درسِ قرآن کی برکتیں ہمارے گھروں میں نازل ہو جائیں۔ آمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۳۱

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؕ
کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِہٖ
مُتَشَابِھًا ؕ وَلَھُمْ فِیْھَآ اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ ۙۗ وَّھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (۲۵)

وَ	بَشِّرِ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ
اور	خوش خبری دے	اُن کو جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے	اچھے	کہ بیشک

لَھُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِھَا	الْاَنْھٰرُ	کُلَّمَا	رُزِقُوْا
اُن کے لیے	باغات	بہتی ہیں	سے	اُنکے نیچے	نہریں	جب	اُنہیں رزق دیا جائیگا

مِنْھَا	مِنْ	ثَمَرَۃٍ	رِّزْقًا	قَالُوْا	ھٰذَا	الَّذِیْ	رُزِقْنَا
اُن باغوں سے	سے	پھل	کھانے کو	کہیں گے	یہ	وہی ہے جو	ہمیں دیا گیا

مِنْ	قَبْلُ	وَ	اُتُوْا	بِہٖ	مُتَشَابِھًا	وَ	لَھُمْ
سے	پہلے	اور	اُنہیں دیا گیا	اُس کے ساتھ	ملتا جلتا	اور	اُن کے لیے

www.waseemziyai.com

فِيْهَآ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
اُن باغوں میں	بیویاں	پاکیزہ	اور	وہ	اِن باغوں میں	ہمیشہ رہنے والے

اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغات ہیں جن
کے نیچے نہریں رواں جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت
دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا
گیا اور ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیویاں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

محترم مرد و خواتین

حق واضح ہو جانے کے بعد توحید و رسالت کا انکار کرنے والوں کے لیے جو عذاب تیار کیا گیا ہے اس کا ذکر کرنے کے بعد سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵ میں اُن لوگوں کا تذکرہ ہے جو ایمان اور نیک اعمال سے متصف ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ نے ابدی نعمتیں اُن کے لیے رکھیں ہیں اُن کا تذکرہ بھی اسی آیتِ کریمہ میں کر دیا۔

حضراتِ گرامی! خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: **وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور آپ سنا دیں جنت کی بشارت اُن لوگوں کو جو دو اوصافِ حمیدہ سے متصف ہیں۔(۱) ایمان (۲) اچھے عمل کرنا۔ جناب یہ بات ذہن نشین کرلیں ایمان شرط ہے نیک اعمال کے لیے جب تک ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں اگرچہ بڑے سے بڑا اچھا کام کرلے اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ پیغامِ قرآن سنا رہا ہوں۔ خالقِ کائنات نے

www.waseemziyai.com

سورہ نسآء میں ارشاد فرمایا: وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ (آیت ۱۲۴) یعنی نیک عمل کی قبولیت کے لیے ایمان کا ہونا شرط ہے۔ اور وہ شخص جو ایمان سے خالی ہے اس کے متعلق خالقِ کائنات نے سورہ نسآء میں ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ (آیت ۴۸) کہ اللہ تعالیٰ کفر اور شرک کرنے والے کو معاف نہیں کرتا۔ ہاں! اگر وہ اپنے کفر و شرک سے توبہ کر لے یعنی ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے، اب اُس بندے کا شمار مسلمانوں سے ہو گا۔ قرآنِ عظیم و فرقانِ حمید کا انکار لازم ہونے کی وجہ سے علماء کرام نے دعائے مغفرت کرنے کو کفر لکھا۔ اُس شخص کے لیے جس کا خاتمہ کفر و ارتداد پر ہوا۔ جناب وہ حضرات جو ہندو، قادیانی وغیرہ کے لیے اُن کے مرنے پر دعائے مغفرت کر دیتے ہیں اُن مسلمانوں کو اپنے ایمان کے متعلق سوچنا چاہیے۔

حضرات گرامی! جو حالتِ کفر میں بھلے اور اچھے کام کرتا ہے تو بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ اچھے کاموں کے کرنے کی وجہ سے ایمان کی لازوال دولت سے اُس شخص کو سرفراز فرما دیتا ہے۔ جیسے بخاری شریف میں ایک صحابی نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سوال کیا کہ اِس وقت الحمد للہ! میں مسلمان ہوں لیکن حالتِ کفر میں میں نے بہت سے اچھے کام کیے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اُن پر مجھے اجر ملے گا تو جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے جو اسلام قبول کیا یہ اُنہی اچھے اعمال کا صدقہ ہے۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۱۴۳۶)

حضرات گرامی! آپ کے ذہنوں میں یہ سوال قائم ہو گا کہ ہم دیکھتے

www.waseemziyai.com

ہیں کافر و غیر مسلم بہت سے اچھے کام بھی کرتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ اُن کو اِن کا صلہ نہیں دیگا۔ جناب اللہ تعالیٰ ضرور صلہ دیگا آخرت میں نہیں بلکہ دنیا میں اُن کے لیے آسائیشیں و آسانیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

محترم مرد و خواتین

جس نے اسلام قبول کرلیا اور نیک عمل نہیں کرتا تو اس کا ٹھکانا سزا بھگتنے کے بعد جنت ہی ہے۔ یہ بات تو قانونِ اسلام کی ہے میں فضل کی بات نہیں کر رہا فضل تو یہ ہے کہ نیک عمل نہ کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ مسلمان ہونے کی وجہ سے ڈائرکٹ جنت میں داخل کردے۔ اور آیتِ کریمہ میں اُس مسلمان کا تذکرہ ہے جو نیک عمل بھی کرتا ہے۔ حضرات گرامی! خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: **اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ** ایسے افراد جو ایمان اور نیک اعمال سے متصف ہیں اُن کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ آگے ارشاد فرمایا: **كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ** یعنی جب انہیں جنت میں کوئی پھل دیا جائے گا تو یہ کہیں گے یہ تو وہی پھل ہیں جو ہم دنیا میں کھاتے تھے۔ حضرات گرامی! جنت کے پھل کی شکل و صورت دنیا کے پھلوں کی طرح ہو گی تو جنتی کبھی تو کہے گا یہ انار ہے، کبھی کہے گا یہ انگور ہے، کبھی کہے کا یہ سیب ہے لیکن جناب جنتی پھل دنیا کے پھلوں سے کھانے میں بہت ہی زیادہ عمدہ ہوں گے بلکہ جس پھل کو آج کھایا جب دوبارہ وہی پھل پیش کیا جائے گا تو

www.waseemziyai.com

ذائقہ تبدیل ہو جائے گا تا کہ جنتی حضرات مختلف ذائقوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

محترم مرد و خواتین

خالقِ کائنات نے آگے ارشاد فرمایا: **لَهُمْ فِيهَآ أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ** اُن کے لیے جنت میں ستھری بیویاں ہوں گی۔ حضرات گرامی! اگر دنیا میں میاں بیوی دونوں نیک تھے اور بیوی انتقال کے وقت جس شوہر کے نکاح میں تھی جنت میں دونوں اکٹھا رہیں گے۔ اگر مرد نیک اور عورت بد ہے تو مرد کو کوئی اور نیک عورت بطور زوجہ دی جائیگی اسی طرح اگر مرد بد اور عورت نیک ہے تو عورت کو بطور شوہر کوئی اور نیک مرد بطور نکاح دیا جائے گا۔ اگر کنوارے ہیں تب بھی نیک مرد کے لیے نیک عورت اور نیک عورت کے لیے نیک مرد بطور نکاح دیا جائیگا۔ یعنی دونوں ساتھ جنت میں رہیں گے۔ اور یہ جنتی جوڑا ہر قسم کی گندگی یعنی پیشاب، پاخانہ، حیض، پسینے کی بدبو، تھوک اور رینٹھ سے پاک ہو گا۔ اور مردوں کے لیے بیویوں کے علاوہ بکثرت حوریں بھی دی جائیں گی۔ اور حوروں کے متعلق رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی ایک زمین پر جھانکے تو زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے وہ روشن ہو جائے اور اس کی خوشبو سے بھر جائے اس کے سر کا دوپٹہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہے۔ حضرات گرامی! جنت کی ہر نعمت بہت خوبصورت بہت ہی عمدہ اور بہت ہی زیادہ پرکشش ہے۔ کیا میں آپ کو یہ نہ بتاؤں جنت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہے جس کے سامنے جنت کی ہر نعمت ہیچ تر ہے اور وہ سب سے

www.waseemziyai.com

عظیم نعمت میرے پیارے خالق ومالک اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہے۔ وَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو ایک مرتبہ جنت میں چلا گیا وہ ہمیشہ جنت میں رہے گا۔

اے میرے مولا! مجھے اور میرے ساتھ جتنے مرد و خواتین درسِ قرآن میں شریک ہیں ان تمام کو ان اوصاف جمیلہ سے متصف فرما۔ اٰمین

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۳۲

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ (۲۶)

اِنَّ	اللّٰهَ	لَا	يَسْتَحْيٖٓ	اَنْ	يَّضْرِبَ	مَثَلًا
بیشک	اللہ	نہیں	حیا کرتا ہے	کہ	بیان کرے	مثال

مَّا	بَعُوْضَةً	فَمَا	فَوْقَهَا	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
کوئی سی	مچھر	یا جو	اس سے اوپر	تو وہ	جو	ایمان لائے

فَيَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ
وہ جانتے ہیں	بیشک وہ	حق ہے	سے	اُن کے رب	اور	بہرحال	جو

كَفَرُوْا	فَيَقُوْلُوْنَ	مَاذَآ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	مَثَلًا
کفر کر چکے	تو وہ کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا	اللہ	اس سے	مثال دینے کا

www.waseemziyai.com

بِهٖ	كَثِيْرًا	وَّ	يَهْدِىْ	بِهٖ	كَثِيْرًا	يُضِلُّ
اُس سے	بہت سے	اور	ہدایت دیتا ہے	اُس سے	بہت سے	گمراہ کرتا ہے
وَ	مَا	يُضِلُّ	بِهٖٓ	اِلَّا	الْفٰسِقِيْنَ	
اور	نہیں	گمراہ کرتا ہے	اُس سے	مگر	نافرمانوں کو	

بے شک اللہ اِس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے
مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی
طرف سے حق ہے رہے کافر وہ کہتے ہیں ایسی مثال میں اللہ کی کیا مراد ہے اللہ
بہت سے لوگوں کو اِس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت فرماتا
ہے اور وہ اِس سے اُنہیں گمراہ کرتا ہے جو نافرمان ہیں

محترم مرد و خواتین

آج آپ کے سامنے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۶ کے متعلق درسِ قرآن ہو گا۔
مذکورہ آیتِ کریمہ میں چند باتیں بہت زیادہ قابلِ توجہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف حیا کی نسبت کرنا، اللہ کا مثال پیش کرنا، اہل ایمان کا تصدیق کرنا، کفار کا انکار کرنا، قرآن سے ہدایت اور گمراہی کا حاصل ہونا اور قرآن سے گمراہ ہونا کن لوگوں کا مقدّر ہے۔

حضراتِ گرامی! جب اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف لفظِ حیا کا استعمال ہوتا ہے تو حیا سے مراد وہ مفہوم نہیں جو انسانوں کے لیے استعمال ہوتا بلکہ اللہ کی بارگاہ میں حیا کی نسبت

www.waseemziyai.com

سے مراد ترک کرنا اور چھوڑنا ہوتا ہے۔ یعنی اگر کوئی نص اس انداز میں ملے کہ اللہ اس سے حیا کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا اللہ اس کو چھوڑ دیتا ہے، ہوسکتا ہے ابھی تک آپ کو یہ فلسفہ سمجھ میں نہ آیا ہو میں سمجھانے کے لیے ایک مثال حدیثِ مبارکہ سے پیش کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ جب کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے تو وہ اُسے خالی لوٹا دے۔ مذکورہ حدیث میں انسانی حیا مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کو خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا بلکہ اپنے فضل و کرم سے اُسے عطا کرے گا۔ جناب آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہوگا جن حقیر چیزوں کی مثالوں کے دینے پر کفار کو اعتراض ہے خالقِ کائنات اُن مثالوں کے دینے میں پرواہ نہیں کرتا۔ حضرات گرامی! مثال اسی لیے تو دی جاتی ہے کہ سامنے والے کو وہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائے، ہاں! اتنا ضرور خیال رکھا جاتا ہے کہ حقیر چیز کی مثال حقیر سے اور عظیم کی مثال عظیم سے دی جائے۔ جناب جب کفار نے دیکھا کہ قرآنِ مجید وفرقانِ حمید میں مچھر، مکڑی اور مکھی کی مثالیں دی گئی ہیں، جیسے خالقِ کائنات نے سورہ حج کی (آیت نمبر ۷۳) میں ارشاد فرمایا: اِنَّ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَنۡ یَّخۡلُقُوۡا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجۡتَمَعُوۡا لَہٗ بیشک جن معبودوں کی تم عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ تو مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے اگرچہ تمہارے سارے معبودان باطلہ جمع ہو جائیں۔ وَ اِنۡ یَّسۡلُبۡہُمُ الذُّبَابُ شَیۡـًٔا لَّا یَسۡتَنۡقِذُوۡہُ مِنۡہُ ان معبودان باطلہ میں اتنا بھی دم نہیں کہ اگر

مکھی ان سے کوئی چیز لے جائے تو یہ اپنی چیز مکھی سے چھڑا لیں۔ ایک اور مقام پر خالقِ کائنات نے سورہ عنکبوت کی آیت ۴۱ میں ارشاد فرمایا: کہ ان کفار کی مثال ایسی ہے جنہوں نے اللہ کے سوا اور مدد گار بنا رکھے ہیں كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا مکڑی کی سی ہے جو اپنا گھر بناتی ہے وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ جبکہ مکڑی کا گھر سب سے کمزور تر ہوتا ہے۔ حضرات گرامی! کفار شور مچانے لگے کہ یہ کیسی مثالیں ہیں، اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے آیتِ کریمہ میں ذکر کیا ہے۔

محترم مرد و خواتین

آج کل ہمارا مزاج تنقیدی بن گیا ہے، جب کوئی شخص بُرا کام کرے ہم تنقید کرتے ہیں اگر اچھا کام کرے تب بھی تنقید کرتے ہیں ہماری سوچیں مثبت نہ رہیں بلکہ منفی بن گئی ہیں۔ مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ باپ اور بیٹا کسی سفر پہ جارہے تھے باپ نے بیٹے کو کہا تم جانور پر بیٹھ جاؤ میں پیدل جانور کو چلاتا ہوں کسی گزرنے والے نے کہا دیکھو کیسا بیٹا ہے خود تو آرام سے سوار ہے اور باپ پیدل چل رہا ہے بیٹے نے سوچا باپ کو سوار کردیتا ہوں خود پیدل چلوں گا جب باپ سواری پر بیٹھ گیا تو کسی اور نے کہا باپ کتنا ظالم ہے کہ خود تو آرام سے بیٹھ کر سفر کر رہا ہے اور بیٹا پیدل چل رہا ہے جب باپ نے اس بات کو سنا تو وہ بھی سواری سے اتر گیا اب دونوں پیدل چل رہے ہیں کسی تیسرے نے کہا باپ بیٹا دونوں کتنے بیوقوف ہیں دونوں پیدل ہی چل رہے ہیں جبکہ دونوں میں

www.waseemziyai.com

سے ایک با آسانی سواری پر سوار ہو سکتا ہے۔ جناب آپ نے یہ واقعہ سن لیا ہم کسی حال میں خوش نہیں ہمیں ہر حال میں تنقید ہی کرنی ہے۔ خدارا اپنی سوچوں کو بدلیں کہیں ایسا تو نہیں ہم تنقید کر کے لوگوں کے دلوں کو دکھا رہے ہیں اور مسلمان کے دل کو دکھانا یقیناً حرام ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جب سوشل میڈیا پر کوئی بات آتی ہے تو نیچے تنقیدات کے تیر برسنے لگ جاتے ہیں اگر آپ واقعی مخلص ہیں اور آپ کے گمان کے مطابق وہ غلط ہے تو آپ کا یہ کام ہے آپ اس سے علیحدہ مل کر یا ان بوکس (in box) میں جا کر اطلاع کریں۔ حضراتِ گرامی! تنقید کی تین صورتیں ہیں (۱) تنقید برائے فساد (۲) تنقید برائے تنقید یہ دونوں صورتیں غیر مناسب ہیں ہاں! تنقید برائے اصلاح یہ اچھا عمل ہے لیکن اس کے لیئے اچھا انداز اختیار کرنا چاہیے رب ضرور آپ کو اس کا ثواب عطا فرمائے گا۔ جناب کفار کا مزاج قرآن اور صاحبِ قرآن کے متعلق تنقیدی تھا، اسی لیے جب خالقِ کائنات نے مچھر، مکڑی اور مکھی کی مثالیں پیش کیں تو بے جا تنقیدات شروع کر دیں جس کا کوئی حاصل نہیں اور وہ جو عقل و شعور رکھتے ہیں وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ حقیر چیز کی مثال حقیر سے ہی دی جاتی ہے۔ حضراتِ گرامی! جب قرآن کے متعلق کفار اناب شناب بکنے لگے تو خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا دیا یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ سارے ہی لوگ قرآن سے ہدایت حاصل نہیں کرتے کچھ اندھے، بہرے، گونگے قرآنی آیات پڑھ یا سن کر گمراہ

www.waseemziyai.com

بھی ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بیجا تنقیدات سے بچائے اور درسِ قرآن کے صدقے قرآن وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۳۳

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۲۷)

الَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مِيْثَاقِهٖ	وَ
وہ جو	توڑ دیتے ہیں	عہد	اللہ کا	سے	بعد	اُس کے پختہ ہونے	اور

يَقْطَعُوْنَ	مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖٓ	اَنْ	يُّوْصَلَ
کاٹتے ہیں	اُس چیز کو	حکم دیا	اللہ	اُس کے متعلق	کہ	اُسے جوڑا جائے

وَ	يُفْسِدُوْنَ	فِي	الْاَرْضِ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
اور	فساد کرتے ہیں	میں	زمین	یہی ہیں	وہ	نقصان اُٹھانے والے

وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پختہ ہونے کے بعد اور کاٹتے ہیں اُس چیز کو جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہی نقصان میں ہیں

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۷ کے متعلق آج آپ درسِ قرآن سماعت کریں گے چونکہ آیت نمبر ۲۷ کا تعلق آیت نمبر ۲۶ سے ہے اس لیے کچھ باتیں آیت ۲۶ کے تحت پہلے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ پچھلے درسِ قرآن میں آپ نے سنا یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا قرآن سے کچھ لوگ ہدایت حاصل کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو گمراہ ہو جاتے ہیں۔ پھر خالقِ کائنات نے گمراہ ہونے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا: وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ہر کوئی قرآن سے گمراہ نہیں ہوتا بلکہ قرآن سے فاسق لوگ ہی گمراہ ہوتے ہیں۔ اس مقام پر فاسق کا وہ معنی نہیں ہے جو اکثر ہم لیا کرتے ہیں یعنی بے نمازی، شرابی، جواری فاسق ہیں بلکہ آیت کے اس حصہ میں فاسق سے مراد منافق و کافر ہیں۔ اور قرآنِ مجید و فرقانِ حمید میں متعدد مقامات پر فاسق سے منافق و کافر مراد لیے گئے ہیں۔ جیسا کہ خالقِ کائنات نے سورہ توبہ آیت ۶۷ میں ارشاد فرمایا: اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ دوسرے مقام پر خالقِ کائنات نے (سورہ توبہ آیت ۸۴) میں ارشاد فرمایا: وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ حضرات گرامی! دونوں مقام پر لفظِ فاسق کا اطلاق منافق و کافر پر ہوا ہے۔

محترم مرد و خواتین

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۷ میں ان کفار و منافقین کے امراض و بیماریوں کا

www.waseemziyai.com

تذکرہ ہے۔ خالقِ کائنات نے تین امراض اس مقام پر ذکر کئے ہیں (۱) اللہ سے پختہ عہد کرنے کے بعد عہد شکنی کرنا (۲) جس سے اللہ نے جڑنے کا کہا اُن سے قطع تعلقی کرنا (۳) زمین میں فساد پھیلانا۔ حضرات گرامی! جن امراض کا تذکرہ خالقِ کائنات نے آیت نمبر ۲۷ میں کیا اب وہ آپ کے سامنے واضح کرنے لگا ہوں۔ پختہ عہد سے کونسا عہد مراد ہے ایک تفسیر کے مطابق یہ وہ عہد ہے جو یہود و نصاریٰ سے تورات و انجیل میں لیا گیا تھا اور جس کا ذکر خالقِ کائنات نے سورہ آل عمران کی (آیت نمبر ۱۸۷) میں ارشاد فرمایا: **وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ** جب تمہارے درمیان تمام رسولوں کے سردار آخری نبی ﷺ کی تشریف آوری ہو تو تم نے اُن پر ایمان لانا ہے اور اُن باتوں کی تصدیق کرنی ہے جو وہ تمہارے درمیان پیش کرے۔ جناب ان ظالموں نے فقط انکار نہیں کیا بلکہ مٹانے کے لیے بھرپور کوشش کی یہاں تک کہ تورات و انجیل کی آیات ہی تبدیل کر دیں، جس کو وہ اپنے گمان میں یہ سمجھنے لگے "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" الامان والحفیظ۔ حضراتِ گرامی! اس فلسفہِ قرآنی سے یہ واضح ہو گیا کہ جو دربارِ نبی ﷺ کا بھگوڑا اور گستاخ ہے اُسے کبھی قرآن کریم سے ہدایت نصیب نہیں ہو سکتی، بلکہ قرآن پڑھ کر بھی گمراہ ہی ہو گا۔ جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بارگاہِ مصطفوی ﷺ کا سچا وفادار بنائے۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

پہلی بیماری کا تذکرہ: اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ میں تھا۔ جس کی وضاحت آپ حضرات نے سن لی۔ اب دوسری بیماری کا تذکرہ خالقِ کائنات ارشاد فرماتا ہے: وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ ان لوگوں نے ان تمام تعلقات کو قطع کر ڈالا جن کو جوڑے رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔ ان میں پہلا تعلق بندے کا اللہ اور اس کے رسول کے درمیان ہے جسے حقوق اللہ بھی کہتے ہیں۔ اور ان میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبدیت، نبوت، رسالت اور خاتمیت ہے۔ دوسرا تعلق بندے کا بندے سے ہے۔ جسے حقوق العباد بھی کہتے ہیں۔ جیسے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، دیگر رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، پڑوسیوں کا خیال رکھنا، اور ہر مسلمان کو اپنی ذات سے فائدہ پہنچانا، نقصان پہچانے سے گریز کرنا۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے بہترین مسلمان وہ ہے جو دیگر مسلمانوں کو اپنی ذات سے فائدہ پہنچائے۔ یہی وہ تعلقات و روابط ہیں جن کے قیام اور استحکام پر انسان کی اجتماعی و انفرادی کامیابی کا انحصار ہے۔

محترم مرد و خواتین

اب خالقِ کائنات تیسری بیماری کا تذکرہ کرتا ہے: وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ یعنی یہ ظالم لوگ زمین میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں، اگر آپ غور کریں تو یہ واضح ہوتا

ہے تیسری بیماری ابتدائی دو بیماریوں کا نتیجہ ہے، یعنی اگر کوئی شخص عہد شکنی نہ کرے اور صحیح انداز میں حقوق اللہ و حقوق العباد کی بجا آوری کرے تو اِس سے زمین میں فساد بپا نہیں ہوگا۔ ہاں! اگر عہد شکنی کرتا ہے اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی بجا آوری نہیں کرتا تو اس نے زمین میں فساد ہی بپا کرنا ہے۔ کیونکہ بظاہر وہ زندہ ہے درحقیقت مردہ ہے۔ یہاں یہ بھی واضح ہو گیا قرآن و سنت پر عمل کرنا حیات ہے اور عمل نہ کرنا ممات اور موت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۴۳

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲۸)

كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا
بھلا کیونکر	تم انکار کرتے ہو	اللہ کا	اور	تم تھے	مردہ

فَاَحْيَاكُمْ	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ
تو اس نے تمہیں زندہ کیا	پھر	تمہیں موت دیگا	پھر	تمہیں زندہ کرے گا

ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ
پھر	اُس کی طرف	لوٹائے جاؤ گے

بھلا تم کیوں کر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں پیدا کیا
پھر تمہیں موت دیگا پھر تمہیں زندہ کریگا پھر اُسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے

محترم مرد و خواتین

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸ کے متعلق آج آپ درسِ قرآن سماعت کریں

www.waseemziyai.com

گے۔ جناب میں آپ کی توجہ قرآنی الفاظ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں آیتِ کریمہ میں دو زندگیوں کا تذکرہ ہے (۱) فَأَحْيَاكُمْ (۲) يُحْيِيكُمْ میں، اب آپ کے ذہنوں میں یہ سوال قائم ہوگا قرآنی اس آیت میں دو زندگیوں سے کیا مراد ہے۔ ایک تو وہی ہے جو میں اور آپ گزار رہے ہیں۔ دوسری قیامت کے دن اٹھایا جانا ہے۔ اسی طرح اس آیتِ کریمہ میں دو موت کا تذکرہ ہے۔ (۱) اَمْوَاتًا دوسرا يُمِيتُكُمْ میں جناب اِسی طرح اِس مقام پر بھی آپ کے ذہنوں میں سوال قائم ہوگا کہ قرآنی آیت میں دو موت سے کیا مراد ہے۔ ایک تو وہ جو میں اور آپ دیکھتے ہیں۔ یعنی جب ہماری زندگی کا وقت مکمل ہو جاتا ہے تو موت کا فرشتہ آکر ہماری روح کو قبض کر لیتا ہے۔ اس کا تذکرہ خالقِ کائنات سورہ آلِ عمران میں کرتا ہے: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آیت ۱۸۵) یعنی ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ دوسری موت سے مراد جب ہمارا جنم نہیں ہوا تھا اور ہم بے جان نطفہ تھے جسکو منی یا پانی کہتے ہیں۔ یہی انداز خالقِ کائنات نے زمین کے متعلق بھی اختیار کیا۔ زمین کی دو قسمیں ہیں (۱) قابل کاشت اس کو زندہ زمین کہا جاتا ہے۔ (۲) غیر قابل کاشت اُس کو ہمارے عرف میں مردہ زمین کہا جاتا ہے اور قرآن بھی ایسی زمین کو مردہ کہتا ہے۔ خالقِ کائنات نے سورہ روم میں ارشاد فرمایا: وَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا مذکورہ آیت کریمہ میں موت سے مراد غیر قابل کاشت زمین ہے۔ پس اسی طرح جب ہم بے جان نطفہ تھے تو رب نے اس کو موت یعنی مردہ سے تعبیر کیا۔ حضراتِ گرامی! حکیم

www.waseemziyai.com

الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے اس مقام پر عشق و محبت سے لبریز ایک بات پیش کی ہے، میں وہی بات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا جب تک زمین خشک ہوتی ہے وہ مردار کہلاتی ہے لیکن جب اس پر مینہ برس جائے تو اس جگہ پر سبزے کا حسن نمایاں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب تک فیضِ نبوت کی کرنیں انسانی قلب پر نہیں پڑتیں وہ زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہے۔ لیکن جب وہ عظیم الشان کرنیں قلب و دل پر نازل ہو جائیں تو ایمان و تقوی کا سبزہ اُگ جاتا ہے۔ حضراتِ گرامی! انسان اولاً بے جان نطفہ تھا پھر دنیا میں آنے سے پہلے اِسے کچھ مراحل سے گزرنا ہوتا ہے۔ خالقِ کائنات نے سورہ حج آیت نمبر ۵ میں اُن مراحل کا تذکرہ آج سے چودہ سو سال پہلے کر دیا جن کا اقرار آج کی سائنس بھی کرتی ہے۔ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا: ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ یعنی وہ نطفہ جو ماں کے رحم میں داخل ہو جاتا ہے پھر وہ جما ہوا خون بن جاتا ہے ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ پھر وہ خون گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ یہ وہ مراحل ہیں جس کا تذکرہ قرآن میں چودہ سو سال پہلے ہی کر دیا گیا تھا۔ حضراتِ گرامی! ماں کے پیٹ میں اس کا ٹوٹل دورانیاں ایک سو بیس دن کا ہوتا ہے۔ جب دورانیہ مکمل ہو جاتا ہے تو وہ فرشہ جو اللہ کی جانب سے بچہ دانی پر مقرر ہوتا ہے اب اللہ کی بارگاہ میں اجازت لیتا ہے کیا اس میں روح کو ڈال دوں اگر رب اجازت دیدے تو وہ اس میں روح ڈال دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا زندگی وحیات کے مراحل کا آغاز ماں کے پیٹ میں ہی ہو جاتا ہے۔ اسی

www.waseemziyai.com

لیے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے فتاوی رضویہ کے اندر یہ فتوی دیا کہ اگر حمل کے ٹھہراؤ کا دورانیہ چار ماہ ہو جائے اب بچے کو ضائع کرنا قتل کی مثل ہے۔ اگر ماں باپ ضائع کرنے پر راضی ہیں تو دونوں قاتل ورنہ جو راضی ہے وہ قاتل کہلائے گا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے اپنے فتوے میں اس بات کو بھی واضح کیا کہ وہ حمل اگرچہ زنا کا ہو تب بھی چار ماہ گزر جانے کے بعد گرانا جائز نہیں۔

محترم مرد و خواتین

خالقِ کائنات دو حیات اور دو ممات ذکر کر کے کفار کو دعوتِ توحید دے رہا ہے جب میں ہی حیات و ممات دینے والا ہوں تو عبادت کے لائق و مستحق بھی میں ہی ہوں۔

حضراتِ گرامی! اس آیتِ کریمہ میں دنیا کی زندگی اور موت کے بعد صرف ایک حیات کا ذکر ہے جو قیامت کے روز ہونے والی ہے۔ قبر کی زندگی جس کے ذریعے قبر کا سوال و جواب اور قبر میں ثواب و عذاب کا ہونا ہے۔ اُس کا تذکرہ خالقِ کائنات نے اِس مقام پر نہیں کیا اِس کی وجہ یہ ہے کہ قبر کی حیات اُس زندگی کی طرح نہیں جو انسان کو دنیا اور قیامت میں حاصل ہو گی۔ جناب قبر کی حیات و زندگی کا ثبوت اجماع امت، قرآن کریم کی متعدد آیات اور کثیر احادیثِ مبارکہ سے ملتا ہے۔

اے ہمارے مولیٰ! ہم سب کو تیری کتابِ مقدس کا فیضان عطا فرما۔ اٰمین

www.waseemziyai.com

درسِ قرآن نمبر ۳۵

سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۹﴾

هُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	لَكُمْ	مَّا	فِی	الْاَرْضِ
وہ	جس نے	بنایا	تمہارے لیے	جو کچھ	میں	زمین

جَمِیْعًا	ثُمَّ	اسْتَوٰٓی	اِلَی	السَّمَآءِ	فَسَوّٰىهُنَّ
سب	پھر	قصد فرمایا	طرف	آسمان	تو ٹھیک بنایا اُنہیں

سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ	شَیْءٍ	عَلِیْمٌ
سات	آسمان	اور	وہ	ہر ایک	چیز کو	جاننے والا

وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف اپنی شان کے مطابق قصد فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کی توفیق سے آج سورہ بقرہ کے تین رکوع مکمل ہو جائیں گے۔ تیسرے رکوع کی آخری آیت یعنی سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۹ کے متعلق آج آپ درسِ قرآن سماعت کر رہے ہیں۔ حضراتِ گرامی! خالقِ کائنات اس آیت میں اپنی شانِ تخلیق بیان کر کے اپنا تعارف کروا رہا ہے **هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا** اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے یعنی کانیں، سبزے، جانور، پرندے، مچھلیاں، موتی، ہیرے، لعل، جواہر، دریا، پہاڑ، پھول، پھل، سایہ دار درخت، ترکاریاں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور جو کچھ زمین پر ہے سب کا سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیاوی فوائد کے لیے بنائے۔ دینی نفع اس طرح کہ دنیا کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی معرفت ہو اور دنیاوی فوائد یہ کہ کھاؤ پیؤ آرام کرو اپنی ضروریات پوری کرو کاموں میں بوقتِ ضرورت اشیاء کو لاؤ ان سے ریل گاڑی، ہوائی جہاز، ریڈیو، وائرلیس، بجلی، کار، اسکوٹر، سائیکل سب بنا کر اُس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو۔ حضرات گرامی! یہاں یہ بات واضح ہو گئی ہم دنیا کے لیے نہیں بنے بلکہ ہماری تخلیق کا مقصد خدا کی معرفت اور عبادت ہے۔ خالقِ کائنات نے سورہ ذٰریٰت کی (آیت نمبر ۵۶) میں ارشاد فرمایا: **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ** ہم نے جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ جناب! دنیا کی ہر

www.waseemziyai.com

شئی ہمارے لیے بنائی گئی تا کہ ہم پرسکون واطمینان والی زندگی گزار سکیں۔ لیکن افسوس! جو چیزیں ہماری خدمت کے لیے بنائی گئیں بعض بھٹکے ہوئے احمق لوگوں نے اُنہیں اپنا معبود سمجھ لیا۔ جیسے ہندؤں نے پتھر کو اور مجوسیوں نے آگ کو۔ الامان والحفیظ۔

حضراتِ گرامی! دنیا کی ہر چیز ہماری خدمت گزاری کے لیے ہے، لیکن اُس کے حصول میں ناجائز طریقہ نہیں ہونا چاہیے۔ جیسے چوری چکاری ڈکیتی وغیرہ اسی طرح وہ چیز ایسی بھی نہ ہو جس سے اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں روکا ہو۔ جیسے شراب اور سُور کا گوشت ہاں ان دوصورتوں کے علاوہ دنیا کی ہر چیز ہمارے لیے جائز ہے اور اس کے جائز ہونے کے لیے یہ پیغامِ قرآنی کافی ہے۔ **هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا**

حضرات گرامی! اس پیغامِ قرآنی سے یہ واضح ہو گیا کہ کسی چیز کے جائز ہونے کے لیے دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ قرآنِ حکیم نے واضح کر دیا سب اشیاء ہماری خدمت گزاری کے لیے ہیں۔ ہاں ناجائز ہونے کے لیے دلیل درکار ہے اگر آپ سے کوئی سوال کرتا ہے سوئم، دسواں، چالیسواں، برسی، چھٹی، گیارہویں، میلاد کہاں سے ثابت ہے تو آپ نے اس کے سوال پر سوال کرنا ہے جناب جائز ہونے کی دلیل کی ضرورت نہیں بلکہ ناجائز ہونے پر آپ ہمیں دلیل دیں۔ کیونکہ رب نے واضح کر دیا **هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا**۔

www.waseemziyai.com

محترم مرد و خواتین

زمین کی پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا اس مقام پر آپ کے سامنے رحمتِ عالم ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ فرمان جو بخاری شریف میں موجود ہے آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین کی تخلیق فرمائی پھر آسمان کو بنایا، آسمان کی تخلیق کے بعد زمین کو پھیلایا اور آراستہ کیا۔ حضراتِ گرامی! ائمہ تفاسیر نے لکھا جب رب نے زمین و آسمان کو پیدا کر دیا تو آسمان کا انتخاب فرشتوں کے لیے کیا اور زمین کا انتخاب جنات کے لیے پھر جب انسان کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو زمین انسانوں کے لیے مسکن بنایا۔ یہاں یہ واضح ہو گیا زمین پر ہم سے پہلے جنات آباد تھے اور جنات کی تخلیق ہم سے پہلے ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے درسِ قرآن کی برکت سے ہمارے قلوب و اذہان کو روشن فرما۔ اٰمین

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خادم علماء اہلسنت محمد وسیم ضیائی

26 مارچ 2022ء بمطابق ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

www.waseemziyai.com

مؤلف کی دیگر تالیفات

ریا کاری کبیرہ گناہ ہے
عمرہ کا آسان و مکمل طریقہ
شب بِرَاءت نجات کی رات
سجدہ تلاوت کے اہم مسائل
شعبان المعظم کی عظمت و شان
توبہ کرنے سے رب راضی ہوتا ہے
نماز کا طریقہ احادیث کی روشنی میں
تذکرہِ حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
عظمت قرآن (سورہ نحل کی آیت ۸۹ کی روشنی میں)
حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت وحیات طیبہ

www.waseemziyai.com

غزوۂ بدر
ضیاء الصرف
لِسَانُ الْعَرَب
مختصر نحوِ میر
نماز وقت پر ادا کرنا
نماز کا طریقہ (طالبات)
امام کے پیچھے قراءت
خلاصہ نحو میر و اضافات
کرونا وائرس (طاعون) اور اصلاحِ اُمّت
حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی سیرت اور تعلیمات

www.waseemziyai.com

کتابیں ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں۔
www.waseemziyai.com

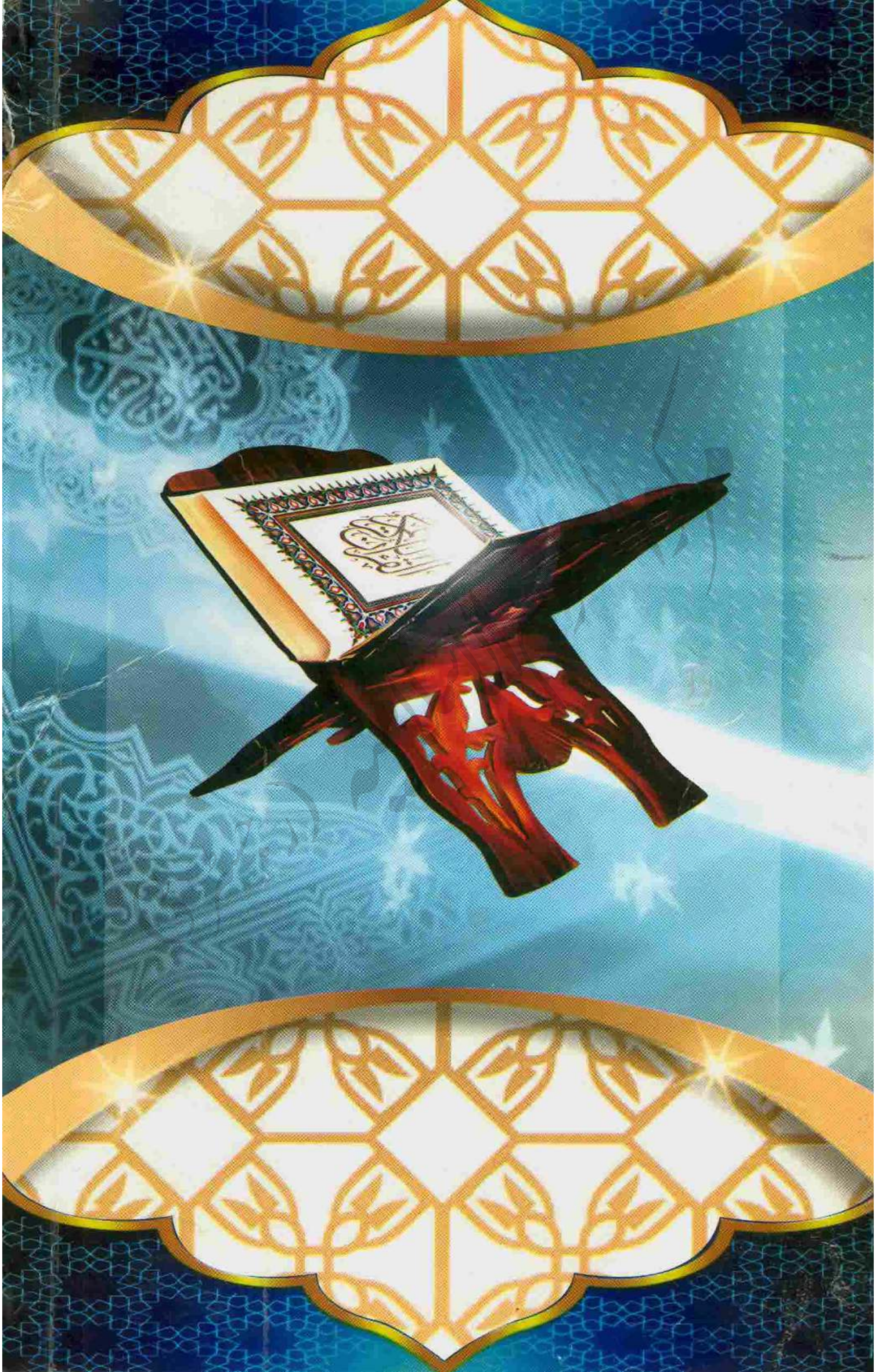

www.waseemziyai.com